U33179 Date - 22-12-09

Title - JADEED ILMUL UROO2

Creator - Abdul Majeed.

Publisher - Lala Ram Narain (Allahabad

Date - 1939

Pages - 99

Subjects - Urdu Shayari - Ilm Uroo

جدید علم العروض

از

پروفیسر عبدالمجید ام - اے
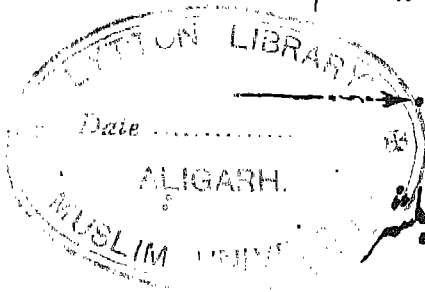
پبلشر

لالہ رام نرائن لال بکسیلر

الہ آباد

۱۹۳۹ء

قیمت عمر
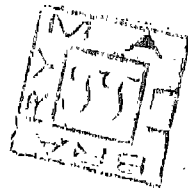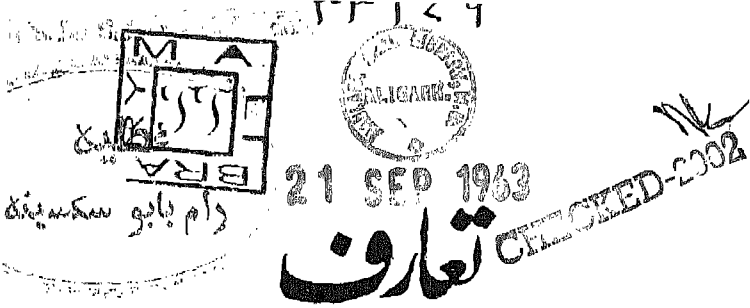
تعارف

فن عروض، پٹنہ اور ہندوستان کی دوسری یونیورسٹیوں میں، بی۔ اے اور ایم۔ اے کے فارسی، عربی، اور اردو کے نصابوں میں داخل ہے۔ اگرچہ اس فن پر ہر زبان میں بہتیری کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ مگر اب تک کوئی ایسی کتاب میری نظر سے نہیں گذری جو یونیورسٹی کے مشغول و مصروف طلبہ کے امتحان کی ضرورتوں کو ملحوظ رکھکر لکھی گئی ہو۔ چونکہ مدت سے پٹنہ یونیورسٹی میں اس فن کا پڑھانا میرے ہی متعلق ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ طلبہ کے لیے ایک ایسی مختصر اور جامع کتاب کی ضرورت ہے جس میں طالب علموں کو ایسے سوالات کے حل کرنے کا سواد مل جائے جو اکثر یونیورسٹی کے ممتحنین پوچھا کرتے ہیں۔ اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے یہ مختصر رسالہ فن عروض پر لکھا اور اپنے خیال کے مطابق اُن باتوں میں سہولت پیدا کر دی جن کا یاد رکھنا لڑکوں کے لیے دشوار تھا۔

اس فن کی دشواریوں کو اکثر اساتذہ اور مصنفین فن نے محسوس کیا ہے اور کچھ عرصہ سے اس طرف توجہ بھی کی ہے کہ اس دشوار فن میں آسانیاں پیدا کریں لیکن یہ کوشش سرسری اور غیر اصولی طریقہ پر ہوئی ہے اور صرف اسی قدر کیا گیا ہے کہ بعض غیر مستعمل بحریں چھوڑ دی گئیں

یا صرف کثیر الاستعمال زحافات کا ذکر ہوا۔ غرض تسہیل فن میں کوئی اصولی کوشش نہیں کی گئی۔ میں نے اس کتاب میں یہ کوشش کی ہے کہ فن عروض کو ایک اصول کے ماتحت مختصر اور سہل بنایا جائے۔ ساتھ ہی اس کا بھی لحاظ رکھا ہے کہ فن عروض کے اجزا۔ بحور و زحافات وغیرہ سب باقی رہیں۔

عروض کی اس جدید تشکیل کا اصول یہ رکھا ہے کہ مختلف چیزیں جو کسی ایک عام قاعدہ کے تحت آسکتی ہیں۔ انہیں اس قاعدہ کے ماتحت لاکر سہولت اور اختصار پیدا کیا جائے۔ آپ دیکھینگے کہ بحریں افاعیل سے مبنی ہیں اور افاعیل صرف آٹھ ہیں۔ اس لئے اصلی بحریں صرف آٹھ ہی ہونی چاہئیں۔ نہ کہ انیس ١٩۔ مفرد بحریں درحقیقت سات ہی ہیں، بقیہ بارہ ١٢ بحریں ان ہی سات بحروں سے مرکب ہوتی ہیں۔ اس لئے میں نے سات بحریں مفرد اور اصلی قرار دیں اور بارہ ١٢ بحریں انہی کے تحت میں لاکر مرکب قرار دیں۔ چنانچہ طالب علم کو اب بجائے انیس بحروں کے صرف آٹھ بحروں کے نام اور ان کے ارکان یاد کرنے پڑینگے۔ مرکب بحروں کے نام اور ارکان انھیں سے یاد ہو جائینگے۔

اسی طرح کثیر التعداد زحافات ایسے ہیں جنکا عمل ایک ہی ہے مثلاً کسی متحرک حرف کو ساکن کرنا۔ اب یہ عمل اگر مفعولات میں ہوتا ہے تو اس کا نام "وقف" ہے اور متفاعلن میں ہوتا ہے تو اس کا نام

"اضمار" اور مفاعلتن میں ہوتا ہے تو اس کا نام "عقب" ہے۔ میں نے اِن تینوں مختلف ناموں کے بجائے ایک کام کے لئے ایک ہی نام قرار دیا یعنی "اسکان"، اس طرح مفرد زحافات جو ستائیس تھے پندرہ رہ گئے اور مرکب زحافات جو سولہ تھے وہ مفرد زحافات میں شامل ہو گئے۔ جیسے "خرب" جو "کف" و "خرم" سے مرکب ہے۔ اب جس بحر پر یہ عمل کریگا اس کو بجائے "اخرب" کہنے کے "مکفوف اخرم" کہینگے۔ "اور کف و خرم" مفرد زحاف ہیں معلوم ہو ہی چکے ہیں۔ اس لئے "خرب" فہرست زحافات سے خارج ہو گیا۔ اسی طرح دوسرے مرکب زحافات بھی نکل گئے۔ غرض زحافات کی مجموعی تعداد جو تینتالیس تھی اب صرف پندرہ رہ گئی۔

اِس صورت میں ہر اوسط درجہ کا طالب علم اِس فن کو حافظہ پر غیر ضروری بار ڈالے بغیر چند دنوں میں حاصل کر سکتا ہے، ممکن ہے کہ میری کوشش میں بعض خامیاں یا فروگذاشتیں ہوں لیکن اگر اربابِ فن میرے اصول سے اتفاق کریں تو مزید اصلاح اور ترمیم ہو سکتی ہے۔ میں تمام اہلِ فن سے متوقع ہوں کہ اس ناچیز کوشش پر نظر توجہ ڈالیں گے۔ اور اپنے خیالات سے مجھے سرفراز فرمائینگے۔

عام خیال ہے کہ یہ زمانہ ایسی تحریر و تقریر کا ہے، جس میں کاروباری زندگی سادی اور مختصر ہو۔ اب ایسی تحریریں جن میں صنائع و بدائع سے کام لیا گیا ہو، بے وقت کی شہنائی سمجھی جاتی ہے۔ لیکن غور کیا جائے

تو اس عہد جمہوریت و اشتراکیت میں اگر ایک طرف شعر و شاعری کی ضرورت کم ہو گئی ہے تو دوسری طرف زورِ بیان اور خطابت کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔ اس لیے اگر ہم یہ کہیں کہ اس دور میں علم معانی و بیان کو زیادہ عروج ہونا چاہیئے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ یہ ضرور ہے کہ بعض دور از کار اور فرسودہ لفظی صنعتیں جن کا دار و مدار محض لفظوں کے اُلٹ پھیر پر ہے اور جن سے نہ کلام کی بندش میں چستی پیدا ہوتی ہے اور نہ معنوی خوبی آتی ہے، غیر ضروری ہو گئی ہیں۔ لیکن ادب قدیم کے طلبہ اور شائقین کو ہر قسم کی صنعتوں سے دو چار ہونا پڑتا ہے اور کم از کم اُن کی واقفیت کے لئے تمام صنائع و بدائع کا بیان اِس فن کی کتاب میں ضروری ہے۔

یوں تو اِس فن میں بہت سی کتابیں موجود ہیں۔ لیکن اکثر کا طرز بیان صاف اور سلجھا ہوا نہیں ہے اور مثالیں بھی نہایت فرسودہ اور دقیانوسی ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے۔ جس سے عربی، فارسی، اور اُردو تینوں زبانوں کے طلبہ یکساں طور پر مستفید ہو سکیں۔ اِن باتوں کا لحاظ کرکے میں نے یہ رسالہ فن بیان اور بدائع میں ترتیب دیا ہے۔ اور اس کی کوشش کی ہے کہ تعریفات سہل اور جامع ہوں اور مثالیں ایسی ہوں جو مذاق سلیم کو پسند آئیں۔ اور حافظہ میں آسانی سے محفوظ رہیں۔ اُمید ہے کہ یہ رسالہ اہلِ ذوق کے لئے عموماً اور طلبہ کے لئے خصوصاً دلچسپ اور کار آمد ثابت ہوگا۔

میں اپنے احباب یعنی ڈاکٹر ابو نصر محمد علی حسن صدر شعبۂ عربی اور پروفیسر عبد المنان صاحب بیدؔل صدر شعبۂ فارسی اور پروفیسر حافظ شمس الدین احمد صاحب صدر شعبہ اردو، پٹنہ کالج و پٹنہ یونیورسٹی کا جس قدر شکریہ ادا کروں کم ہے کہ اِن لوگوں نے اتنا تالیف و ترتیب میں اپنے اپنے زرین و مفید مشوروں سے ہماری ہمّت افزائی کی ہے۔

عبد المجید
پروفیسر پٹنہ کالج

فہرست مضامین

مضمون | صفحہ

اشاریہ

مفرد سالم بحریں

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

۲۔ مرکب سالم بحریں

یہ سب بحریں نادر الاستعمال ہیں

مضمون | صفحہ

۳۔ مفرد مزاحف بحریں

نمبر ۱ بحر ہزج مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

مضمون | صفحہ

نمبر۲۔ رجز مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) نادر الاستعمال بحریں

نمبر۳۔ بحر کامل مزاحف

(ب) نادر الاستعمال بحریں

صفحہ　　مضمون

نمبر۴ بحر متقارب مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

نمبر۵ بحر متدارک مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

مضمون | صفحہ

نمبر ۶ بحر رمل مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

نمبر ۷ مرکب مزاحف بحریں

(۱) رجز مرکب

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

صفحہ	مضمون

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۲) رمل ہزج یا ہزج رمل مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں ۔

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۳) رمل رجز یا رجز رمل مزاحف

مضمون　　　　صفحہ

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۴) رجز متدارک مزاحف

(الف) قلیل الاستعمال بحریں

۵۔ متقارب ہزج مزاحف

نادر الاستعمال بحر

(۶) رمل متدارک مزاحف

نادر الاستعمال بحر

صفحہ

جدید علم العروض

غلط نامہ

سطر	غلط	صحیح
۱	ولہٗ	وَلَہٗ
۱۲	رمل ـ رجز	رجز ـ رمل
۷	فاجزلتم	فَاَجْزِلتم
۷	انُ تلمه	اِن تَلْقَهُ
۹	أوَ	أوْ
۶	نقسک	نفسک
۶	وقتنها	وَقَتَلْتَهَا
۹	وابکن	وَأَبْكِيَنْ
۵	اذا الملت	اذا المَلَكْتُ
فوٹ نوٹ	ع۱ کا پہلا نام	اس کا پہلا نام
فوٹ نوٹ	ع۲ و ع۳ و ع۴ و ع۵ و ع۶ "کا"	"کا" غلط ہے اس کو قلم زد کر دیجیے
فوٹ نوٹ	از ع۸ تا ع۱۱ "کا"	"کا" غلط ہے اس کو قلم زد کر دیجیے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۲	فَعِلاَن - مشعث مقطوع فَعْ	فَعِلاَن - مخبون - مقطوع فَعْ
۳۰	۴	محذوف - مقطوع - اخرم	محذوف - اخرم (مقطوع کا لفظ زائد ہے)
۳۰	۷	مُتَفْعِلُنْ	مُتْفَعِلُنْ
۳۱	۲	فُعُول اخرم - مسکن - محذوف	مفعول اخرم - مسکن مکفوف
۳۱	۵	مفعولات مسکن	اس کو قلم زد کر دیجئے
۳۲	۸	ویمري وھو صادي	وَیَرْوِی وھو صادي
۳۴	۷	زدودی	زدودی فعولن
۳۷	۵	ہنگام جوانی	بہ ہنگام جوانی
۳۸	۱۴	فی ملکه ثبانی	في ملکه ثباني
۳۸	۱۵	قلبی اذا نیادی	قلبی اذا یَنادی
۴۰	۱۳	کامل - مضمر مسکن مسبّغ	کامل - مسکن مسبغ (مضمر کو حذف کردیں)
۴۲	۹	من الشعرا	من الشعر
۴۲	۱۰	قررو ا	قَدْ رَوُوْا
۴۶	۱۰	تلغي	تلفي
۴۶	۱۱	متدارک مقطوع - محذوف	متدارک مقطوع - اصلم
۴۷	۸	احرام	اَخْرَمْ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷	فوٹ نوٹ تیسری سطر	اس لئے یہ ہزج مسدس اخرم محذوف یا	اس لئے یہ ہزج مسدس مقطوع۔ اصلم
۴۸	۱۴	۱؎ مابکا ۲؎ حبیی	۱؎ مالکا ۲؎ حبسی
۵۱	۹	رمل مثمن مخبون مشعث مقطوع	مشعث کا لفظ زائد ہے۔ اسکو قلم زد کر دیجئے
۵۲	۴	وبیپانہ زدند	وبہ پیمانہ زدند
۵۲	۱۴	اے سرو پر یرو ے	اے سرو پر پرے سمن بر۔ ''سمن بر'' چھوٹ گیا رہ گیا
۵۲	۱۵	وگلزار بہشت دطرف	وگلزار بہشت ست وہلال دطرف
۵۶	۱۵ و ۱۶	(الف) کثیر الاستعمال بحریں (۲) رمل۔ رجز۔ یا رجز۔ رمل مزاحف	(۲) رجز۔ رمل۔ یا رمل۔ رجز۔ مزاحف (الف) کثیر الاستعمال بحریں (ترتیب غلط ہے)
۶۱	۴	عَلِیٰ حَمَلِہٖ	علیٰ جَمَلِہٖ
۶۲	۲	بیھوی	بِہَوَیٍٰ
۶۲	۳	مثمن ومسدس۔ مخبون مقطوع مقبوض	''مقبوض'' کا لفظ غلط ہے اسکو قلم زد کر دیجئے
۶۳	۱۳	قد سمعنا وقوله لعدا افک	قد سمعنا ما قاله وهوافک
۶۳	۱۵	ومسدس مخبون۔ مقبوض	''مقبوض'' کا لفظ غلط ہے قلم زد کر دیجئے
۶۵	۳	وقد خفه	وَقَدْ خُفَّه

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۵	۱۲	فی الارض من جیف القتلی	فی الارض من جثث القتلی
۶۵	۱۴	ترفی بمقلۃ الاسر	تدمی مقلۃ الاسد
۶۷	۱۴	نہ ہوں کیجئے	نہ ہوں کیجئے نہ ہاں کیجئے
۷۰	۴ سطر کے نیچے	مفعول مفاعیل۔ مفعولن۔	مفعول۔ مفاعیلن دو بار
۷۱	۷	سقاها الله غیثنا	سقاها الله غیثا
		مفاعلن مفاعیلن	مفاعیلن۔ مفاعلن
۷۱	۸ سطر کے نیچے	مفاعیلن۔ فعولن	مفاعلن۔ مفاعیلن
			فاعلن۔ مفاعیلن
۷۱	۹	کُفِّی	رُکِّی
۷۴	۹	من اَنْفُسِ	من اَنْفَسِ
۷۵	۹	فی الکیاب وانتخاب	فی الکتاب وانتخاب
۷۶	۷ سطر کے نیچے	فاعلاتن فعلاتن۔ فعلن فعلاتن	زائد ہے اس کو قلم زد کر دیجئے
۷۸	۸ سطر کے نیچے	فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فعلن	فاعلاتن۔ فعلاتن۔ فعلاتن۔ فعلن
۷۸	۱۰ سطر کے نیچے	" " "	" " " "
۷۸	۱۲ سطر کے نیچے	" " "	" " " "

ہوالمعین

علم عروض

اِس علم کا موجد خلیل بن احمد بتایا جاتا ہے، وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ اِس علم کے ایجاد کرنے کے وقت وہ مکہ معظمہ میں تھا اور چونکہ عروض خانہ کعبہ کا ایک نام ہے۔ اسلئے یتمناً و تبرکاً اس علم کو اُس نے کعبہ معظمہ کے نام سے موسوم کیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اِس (علم) فن کو عروض اس لئے کہتے ہیں کہ شعر کو اس پر عرض کرتے ہیں یعنی شعر کو اِس سے جانچتے ہیں تاکہ موزوں اور غیر موزوں میں فرق معلوم ہو۔ اصطلاح میں عروض اُس علم کو کہتے ہیں جس میں اشعار کے اوزان اور اُن میں جو تبدیلیاں واقع ہوں۔ اُن سے بحث کی جائے۔

شعر ۔ شعر کے لغوی معنی دریافت کرنے اور جاننے کے ہیں۔ اصطلاح میں اُس کلامِ موزوں کو شعر کہتے ہیں جو متکلم سے قصداً صادر ہو۔

وزن ۔ وزن کے لغوی معنی تولنے کے ہیں۔ اصطلاح میں دو کلموں کے حرکت اور سکون میں برابر ہونے کو وزن کہتے ہیں۔ حرکتوں کا یکساں

ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسے۔ مکارم۔ پرپوش۔ حکایت۔ مصادر یخنہا کا ایک ہی وزن یعنی فعولن ہے۔

موزوں۔ موزوں اُس کلام کو کہتے ہیں جو اوزان عروض میں سے کسی کے وزن پر ہو۔ اس لئے موزوں کلام کے لئے کسی وزن کا ہونا ضروری ہے۔

رُکن۔ اشعار کو وزن کرنے کے لئے چند الفاظ مقرر ہیں اُن کو ارکان کہتے ہیں۔ اُنھیں سے بحریں مرکب ہوتی ہیں۔ ارکان تعداد میں آٹھ ہیں۔ فعُولُن۔ فاعِلُن۔ مُفَاعِیلُن۔ مُستَفعِلُن۔ مُفاعِلَتُن۔ مُتَفَاعِلُن۔ فَاعِلاتُن۔ مَفعُولَاتُ۔ ارکان کو اصول اوزان۔ تفاعیل۔ افاعیل۔ اور اوزان عروض کہتے ہیں۔

تقطیع۔ تقطیع کے لغوی معنی ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں شعر کے ٹکڑے کر کے ارکان بحر کے مطابق کرنے کو کہتے ہیں یعنی متحرک کے مقابل میں متحرک اور ساکن کے مقابلے میں ساکن اجزا و حروف رکھے جاتے ہیں۔ تقطیع میں حروف ملفوظ کی تعداد اور حرکات اور سکون کا اعتبار کرتے ہیں۔ حروف اور حرکات کی مطابقت ضروری نہیں ہے جیسے طوطی فِعلُن کے وزن پر ہے اور جُرانا فعولُن کے وزن پر ہے۔ اور ذہنیت کا وزن فِعلُن۔

نوٹ۔ اہلِ عروض نے حروف "ف" "ع" "ل" سے الفاظ پنج حرفی و ہفت حرفی مشتق کر کے آٹھ ارکان قائم کئے ہیں۔ ان میں دو یعنی فعولن اور فاعلن پنج حرفی ہیں بقیہ ہفت حرفی۔

زحاف۔ زحاف کے لغوی معنی گرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں "اُن تغیرات کو زحاف کہتے ہیں جو ارکان شعر میں واقع ہوتے ہیں"۔ مثلاً کسی حرکت کا گرا دینا یا کسی حرف کا حذف کر دینا یا کسی حرف کا بڑھا دینا جیسے فاعلاتُ سے فاعلات۔ فعولن سے فعولُ۔ مستفعلن سے مستفعلان جس رکن اور بحر میں زحاف ہوتا ہے اُس رکن اور بحر کو مزاحف کہتے ہیں۔

سالم۔ جس رکن اور بحر میں کوئی تغیر نہ ہو اُس کو سالم کہتے ہیں۔

مثمن۔ جس شعر کے دونوں مصرعوں میں آٹھ رکن ہوں اسکو 'مثمن' کہتے ہیں۔

مسدس۔ جس شعر کے دونوں مصرعوں میں چھ رکن ہوں اُس کو 'مسدس' کہتے ہیں۔

مربع۔ جس شعر کے دونوں مصرعوں میں چار رکن ہوں اُس کو مربع کہتے ہیں۔

قواعد تقطیع

۱۔ بعض حالتوں میں ایک حرف تقطیع میں دو حرف شمار ہوتا ہے جیسے آلف ممدودہ۔ آدم اور آؤیں واؤ۔ داؤد و طاؤس میں، حروف مشدد جیسے مہذّب کی ذال اور خرّم کی رے۔ اضافت کا کسرہ جو کھینچکر پڑھا جائے۔ جیسے 'موسم' کا کسرہ "امروز کہ موسم جوانی من ست" میں اور 'زیر' کا کسرہ اِس شعر میں :-

۵ میرے دل میں جو حسرت ہے نکالوں میں کہاں اُسکو
نہ وہ زیرِ فلک نکلے نہ وہ زیرِ زمیں نکلے

۲۔ہائے مختفی۔ جو کلمہ کے آخر میں آئے۔ جیسے۔ چہ۔ چگونہ۔ وہ۔ کہ وغیرہ میں تقطیع کے وقت ساقط ہوجاتی ہے۔ گریہ۔ خندہ۔ بستہ وغیرہ میں کبھی۔ ہ۔ ساقط ہوجاتی ہے۔ کبھی ایک حرف سمجھی جاتی ہے۔ مثال

فارسی (۱) کشتۂ لعلِ لبِ جانانہ ام
زآبِ حیوان پُر شدہ پیمانہ ام
(فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلن۔)

یہاں ’جانانہ‘ کی ’ہ‘ ساقط ہوگئی۔ ’شدہ‘ کی ’ہ‘ ایک حرف کے برابر ہے۔ واضح ہو کہ کشتہ کی ’ہ‘ کسرۂ اضافت کی وجہ سے دو حرف کے برابر ہے (دیکھو قاعدہ ع۱)

(۲) خندہ چہ کنی بگریۂ من + (مفعول مفاعلن فعولن) ’خندہ‘ کی ’ہ‘ ایک حرف کے برابر ہے ’چہ‘ کی ’ہ‘ ساقط ہوگئی۔ اور ’گریہ‘ کی ’ہ‘ دو حرف کے برابر ہے۔

اُردو۔ نالۂ مرغِ سحر نے اُسے بیدار کیا
کہیں ڈر ہے کہ خفا مجھ سے وہ دلدار نہ ہو
(فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن)

’کہ‘ کی ’ہ‘ ساقط ہوگئی۔ اور ’نالہ‘ کی ’ہ‘ دو حرف کے برابر ہے۔

عربی (۱) 'ولہٗ' کی 'ہ' ایک حرف کے برابر اور 'لہٗ' کی 'ہ' دو حرف کے برابر ہے۔

۳۔ واوٗ غیر ملفوظ۔ خواب۔ خور۔ خوش۔ خورشید وغیرہ میں۔ تقطیع کے وقت گر جاتا ہے۔ اسی طرح واوٗ۔ تو۔ چو۔ میں اور واوٗ عطف جب ملفوظ نہ ہو تو گر جاتا ہے۔

مثال اردو وہ ادا کی کہ قضا آگئی خودداری کی
وہ نظر کی کہ اثر کر گئی جادو کی طرح
فعلاتن۔ فعلاتن فعلاتن۔ فعلن۔
یہاں خودداری کا واوٗ گر گیا۔

مثال فارسی۔ ہیچو تو کو در دو سرائے دیگرے مفتعلن مفتعلن مفتعلن۔ فاعلن
یہاں بھی واوٗ 'ہیچو' اور 'تو' میں ساقط ہو گیا۔

مثال عربی۔ وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ اُمَّ عَمْرٍو ؛ بِصَاحِبِكِ الَّذِي لَا تَصْبَحِينَا
(عمرو بن کلثوم) یہاں عمرو کا واوٗ جو غیر ملفوظ ہے گر گیا۔

۴۔ الف وصل اگر ملفوظ نہ ہو تو تقطیع میں گر جائیگا۔ جیسے

مثال اردو۔ خدا پرست ابھی بندے ہیں حسن فطرت کے
سمجھ میں آئے نہ راز اس طلسم حیرت کے
(مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن) یہاں 'اس' کا الف گر گیا۔

نوٹ۔ اے ام عمرو تیرا یار جس کو تو صبوحی نہیں پلاتی ہے وہ اُن تین شخصوں سے جن کو تو شراب پلا رہی ہے بدتر نہیں ہے۔

مثال فارسی من از بیگانگاں ہرگز ننالم
که با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد
(مفاعیلن مفاعیلن فعولن) یہاں 'از' کا الف گر گیا۔

مثال عربی رَأَیْتُ صَبِیًّا عَلیٰ قَصْرٍ یَجْلُ الْمَدَرَ دَاکِهلاً لاً
فَقُلْتُ مَا اسْمُكَ فَقَالَ لُولُو فَقُلْتُ لِی لِی فَقَالَ لَا لَا

یہاں اسمک کا ہمزۂ وصل ساقط ہوگیا۔

۵۔ جب کسی مصرع کے وسط میں دو ساکن حروف جمع ہوں اور پہلا ساکن حرف 'مد' اور دوسرا ساکن حرف 'نون غنہ' ہو تو نون کو تقطیع میں گرا دینگے۔ اور اگر نون نہ ہو تو اُس کو متحرک کر دینگے۔ جیسے۔

فارسی ز شوق لبش خوں ہمی خورد دل
دوتا گشتہ زلفش ہمی برد دل
(فعولن۔ فعولن فعولن فعل)

اُردو جہاں دیکھا کسی کے ساتھ دیکھا
ذوق کبھی ہم نے تجھے تنہا نہ پایا

یہاں خوں اور جہاں کا نون تقطیع میں ساقط ہوگیا۔ اور "خورد" اور "برد" کی دال متحرک ہوگئی۔

اُردو۔ پھرتا رہے ہے چار پہر مضطر آفتاب
روشن ہے یہ کہ محو ہوا تجھ پر آفتاب

(مفعولُ۔ فاعلاتُ۔ مفاعیلُ فاعلات) اس شعر میں 'چار' کی 'ر' اور

"آفتاب" کی "ت" اور "محو" کا واؤ تقطیع میں متحرک ہوگئے۔

۶۔ اگر وسط مصرع میں تین ساکن حروف آجائیں تو اوّل کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں، اور دوسرے کو متحرک کر دیتے ہیں اور تیسرے کو گرا دیتے ہیں اور اگر آخر مصرع میں ہو تو پہلے اور دوسرے کو ساکن چھوڑ دیتے ہیں اور تیسرے کو گرا دیتے ہیں مثال۔

فارسی (۱) مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد
(مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن)

(۲) آور دحرز جاں زخط مشک بار دوست
ایں پیک نامہ برکہ رسید از دیار دوست
(مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات)

اُردو۔ چپکے چپکے مجھ کو روتے دیکھ پاتا ہے اگر
ہنسکے کرتا ہے بیانِ شوخیِ گفتار دوست

۷۔ اگر دو ساکن آخر مصرعے میں جمع ہوں تو دونوں اپنی حالت پر رہیں گے جیسے۔

کریم خطا بخش پوزش پذیر (فعولن فعولن فعولن فعول)

اجزائے بیت یا ارکان ثلثہ

شعر کا وزن ارکان سے مرکّب ہے اور ارکان اصول سے مرکّب ہیں

اور اصول تین ہیں۔ سبب۔ وتد۔ فاصلہ۔

(۱) سبب دو حرفی کلمہ کو کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

سببِ خفیف جس کا دوسرا حرف ساکن ہو جیسے۔ سر۔ در۔ ہم سب بی۔ اہم۔ کل اور فاعلن کا فا (ب) سببِ ثقیل جس کے دونوں حروف متحرک ہوں۔ جیسے۔ "سَرِ" "سرِ من" ہیں۔ ہمہ۔ اَبِ۔ اَخِ۔ دمِ۔ نَدْ متفاعلن میں مُتَ۔

(۲) وتد۔ سہ حرفی کلمہ کو کہتے ہیں۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔

وتدِ مجموع جس کا تیسرا حرف ساکن ہو۔ جیسے۔ سخن۔ چمن۔ جبل۔ نظم۔ کرم۔ فعولن کا فعو۔

وتدِ مفروق جس کا دوسرا حرف ساکن ہو جیسے لالہ بالہ راس۔ مستفع فاعلاتن کا فاع۔

۳۔ فاصلہ۔ فاصلہ صغریٰ چار حرف کے کلمہ کو کہتے ہیں۔ اس کا چوتھا حرف ساکن ہوتا ہے۔ جیسے۔

صنما۔ علوی۔ سکنوا۔ بجنی۔ متفاعلن کا متفا۔

فاصلہ کبریٰ اس پانچ حرف والے کلمہ کو کہتے ہیں جس کا صرف پانچواں حرف ساکن ہو۔ جیسے۔

شنکنش۔ قتلہم۔ مندرجہ بالا اقسام ان فقروں سے ظاہر ہوتے ہیں۔

فارسی- از سر کوئے وفا قدمے نگزری
سبب خفیف سبب ثقیل۔ وتد مفروق - وتد مجموع ۔ فاصلہ صغری۔ فاصلہ کبری۔

وتد۔ سبب۔ فاصلہ سے آٹھوں رکنوں کی ترکیب

۱۔ فعولن وتد مجموع اور سبب خفیف سے مرکب ہے۔
۲۔ فاعلن سبب خفیف اور وتد مجموع سے مرکب ہے۔
۳۔ مفاعیلن ایک وتد مجموع اور دو خفیف سببوں سے مرکب ہے۔
۴۔ مستفعلن دو خفیف سببوں اور ایک وتد مجموع سے مرکب ہے۔
۵۔ مفاعلتن وتد مجموع اور فاصلہ صغری سے مرکب ہے۔
۶۔ متفاعلن فاصلہ صغری اور وتد مجموع سے مرکب ہے۔
۷۔ فاعلاتن ایک وتد مفروق اور دو خفیف سببوں سے مرکب ہے۔
۸۔ مفعولات دو خفیف سببوں اور ایک وتد مجموع سے مرکب ہے۔

آٹھ رکنوں کے نام ذیل کے قطعہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔

فعولن فاعلاتن فاعلن مستفعلن دیگر
مفاعیلن مفاعلتن و مفعولات است اصغر
شود متفاعلن ہشتم ز ارکان عروضی لیس
برائے ہشت ارکان قطعہ ہذا یاد کن از بر

قافیہ روی ردیف

قافیہ کے لغوی معنی پیچھے آنے والے کے ہیں۔ اصطلاح میں "قافیہ اُس مجموعہ حروف و حرکات معیّن کا نام ہے جو غزل و قصیدہ کے مطلع اور مثنوی کے ہر مصرع کے آخر میں اور قطعہ و باقی اشعارِ غزل و قصیدہ کے مصرعہ ثانی کے آخر میں الفاظِ مختلفہ کے اندر مکرّر آتے ہیں۔"

مثال فارسی سخاوت کند نیک بخت اختیار سعدی
که مرد از سخاوت شود بختیار

(اختیار و بختیار قافیہ)

مثال اُردو نے بلبلِ چمن نہ گلِ نودمیدہ ہوں
میں موسمِ بہار میں شاخِ بریدہ ہوں

(دمیدہ بریدہ قافیہ)

مثال عربی اَعِیْدُوا صَبَاحِی فَھُوَ عِنْدَ الکَوَاعِبِ متنبی
وَرُدُّوا رُقَادِی فَھُوَ لَحْظُ الحَبَائِبِ

(کواعب و حبائب قافیہ)

حدِ قافیہ بعضوں کے نزدیک بیت کا پورا آخر کلمہ قافیہ میں داخل ہے۔ بعضوں نے صرف حرفِ روی کو قافیہ کہا ہے بعض روی کے قبل کے حرف کو بھی قافیہ میں شامل کرتے ہیں۔

ہم قافیہ۔ الفاظ کی یہ چند مثالیں ہیں۔ درد۔ گرد۔ کامل۔ عامل۔

شراب و کباب - منزل مشکل - در بیسر - جفا کار و وفادار وغیرہ -

حرف روی۔ روا سے نکلا ہے۔ لغت میں اُس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ پر اسباب باندھتے ہیں۔ اصطلاح میں "اُس حرفِ آخر کو کہتے ہیں جو مصرع یا بیت کے آخر میں واقع ہوا ہو"۔ یہ حرف مکرّر آتا ہے اور قافیہ کی بنیاد اِسی پر ہوتی ہے اور شاعر کو اس حرف کا لانا ضروری ہے۔

مثال فارسی
کسے راکہ خصلت تکبّر بود
سرش پُر غرور از تصوّر بود — کریما

اس میں 'ر' حرف روی ہے۔

مثال اُردو
مری جانب سے چھاتی تم نے کرلی یار پتھر کی
بنائی ہے دلوں کے درمیاں دیوار پتھر کی — (سرشار بریلوی)

اس میں 'ر' حرف روی ہے۔

مثال عربی
اَیَدْرِی مَا اَرَابَکَ مَنْ یُرِیْبُ
وَھَلْ تَرقِی اِلَی الفَلَکِ الخُطُوبُ

اِس میں 'ب' حرف روی ہے۔ — متنبّی

نوٹ۔ حروف قوافی چھ ہیں۔ حرف تاسیس۔ حرف دخیل۔ حرف قید۔ حرف ردف۔ حرف وصل۔ حرف روی۔

شعر۔ حرف تاسیس و دخیل و قید ردف وہم روی ؛ نیز حرف وصل می باشد حروف قافیہ

حرف روی ہر قافیہ میں ضرور آتا ہے کیونکہ قافیہ کی بنا اِسی پر موقوف ہے۔ بقیہ پانچ حرفوں میں کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ 'روی' کے ساتھ آتے ہیں۔

ردیف - لغت میں اُس شخص کو کہتے ہیں جو کسی کے پیچھے سوار ہو۔ اصطلاح میں "اُس لفظ کو کہتے ہیں جو کسی شعر یا مصرعوں کے آخر میں مکرر آوے"۔ جیسا کہ گذشتہ شعروں میں "بود" اور "پتھر" کی ردیف ہے۔ شعرائے عرب کے یہاں ردیف کا دستور نہیں ہے۔ اس کو شعرائے عجم نے اختراع کیا ہے جس شعر میں ردیف ہو اُس کو مُردّف کہتے ہیں اور جس شعر میں ردیف نہ ہو اُس کو مقفّیٰ کہتے ہیں۔

مثال فارسی
مژده اے دل کہ مسیحا نفسے می آید
کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید
(نفسے و کسے قافیہ - می آید ردیف)

مثال اُردو
ہیں یار رفیق پر مصیبت میں نہیں
ساتھی ہیں عزیز لیک ذلت میں نہیں
(مصیبت اور ذلت قافیہ - میں نہیں ردیف)

---

[۱] حرف تاسیس اُس الف کو کہتے ہیں جو روی سے پہلے بواسطہ ایک حرف متحرک کے آوے جیسے عامل و کامل میں الف۔ [۲] حرف دخیل اُس حرف کو کہتے ہیں جو حرف تاسیس و حرف روی کے درمیان میں آوے۔ جیسے عامل و کامل میں میم۔ [۳] حرف قید اُس حرف ساکن کو کہتے ہیں جو حرف روی کے ٹھیک پہلے آوے - جیسے تخت و بخت میں خ۔ [۴] حرف ردف حرف روی کا پہلا حرف ساکن اگر مدہ ہو تو اُسکو ردف کہتے ہیں جیسے زور و شور میں واو اور کار و بار میں الف۔ [illegible] [۵] حرف وصل اُس حرف کو کہتے ہیں جو حرف روی کے بعد باہر سے ملایا جائے۔ جیسے [illegible] میں ہمہ۔

شعر
گھر بار سے تو نے سب کو موڑا
کیا جی میں ٹھنی جو سب کو چھوڑا
موڑا اور چھوڑا میں الف وصل ہے۔

بیان بحور

ارکان کو مکرّر کرنے سے یا بعض کو بعض سے ترکیب دینے سے اُنیس ۱۹ بحریں ہوتی ہیں۔ اِن اُنیس ۱۹ بحروں میں سات بحریں مفرد ہیں بقیہ بارہ بحریں انہیں مفرد بحروں سے مرکب ہوتی ہیں اور اُن کے نام الگ الگ رکھدیے گئے ہیں۔ اس وجہ سے اُن بحروں کے نام یاد کرنے میں بڑی دقّت ہوتی ہے۔ میں نے آسانی کے لئے مرکب بحروں کے مرکب نام رکھدیے ہیں۔ اس طرح صرف سات مفرد اور ایک مرکب بحر یعنی آٹھ بحروں کے نام یاد کرنے ہونگے۔ اُن کی صورت یہ ہے:-

۱- بحر ہزج - مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن
۲- بحر رجز - مستفعلن - مستفعلن - مستفعلن - مستفعلن
۳- بحر رمل - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن
۴- بحر متقارب - فعولن - فعولن - فعولن - فعولن
۵- بحر کامل - متفاعلن - متفاعلن - متفاعلن - متفاعلن
۶- بحر وافر - مفاعلتن - مفاعلتن - مفاعلتن - مفاعلتن
۷- بحر متدارک - فاعلن - فاعلن - فاعلن - فاعلن
۸- رجز مرکب - مفعولات اور مستفعلن کی ترکیب سے جو بحریں بنی ہیں۔ اُن کا نیا نام رجز مرکب رکھا گیا۔ اُن کی تین صورتیں ہیں۔
(الف) مستفعلن - مفعولاتُ - مستفعلن - مفعولات

(ب) مفعولات[۲] مستفعلن۔ مفعولات مستفعلن

(ج) مستفعلن[۳] مستفعلن۔ مفعولات۔

۹۔ ہزج۔ رمل یا رمل۔ ہزج۔ (جن کی ترکیب مفاعیلن اور فاعلاتن یا فاعلاتن اور مفاعیلن سے ہو)

ہزج۔ رمل (الف) مفاعیلن[۴] ۔ فاعلاتن۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔

ہزج۔ رمل (ب) مفاعیلن[۵]۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ (مسدس)

رمل۔ ہزج (ج) فاعلاتن[۶]۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ (مسدس)

۱۰۔ رمل۔ رجز یا رجز۔ رمل۔ (جن کی ترکیب فاعلاتن اور مستفعلن سے یا مستفعلن اور فاعلاتن سے ہو)

رمل۔ رجز (الف) فاعلاتن[۷]۔ فاعلاتن۔ مستفعلن (مسدس)

رمل۔ رجز (ب) فاعلاتن[۸] مستفعلن۔ فاعلاتن (مسدس)

رمل۔ رجز (ج) مستفعلن[۹]۔ فاعلاتن مستفعلن۔ فاعلاتن

۱۱۔ رجز متدارک۔ مستفعلن[۱۰]۔ فاعلن مستفعلن۔ فاعلن (جس کی ترکیب مستفعلن اور فاعلن سے ہو)

۱۲۔ متقارب ہزج۔ فعولن[۱۱]۔ مفاعیلن۔ فعولن۔ مفاعیلن (جس کی ترکیب فعولن اور مفاعیلن سے ہو)

سابق اسماء: ۱۔ بحر منسرح۔ ۲۔ بحر مقتضب۔ ۳۔ بحر سریع۔ ۴۔ بحر مضارع۔ ۵۔ بحر قریب۔ ۶۔ بحر مشاکل۔ ۷۔ بحر جدید۔ ۸۔ بحر خفیف۔ ۹۔ بحر مجتث ۱۰۔ بحر بسیط۔ ۱۱۔ بحر طویل۔

۱۳۔ رمل متدارک۔ فاعلاتن۔ فاعلن۔ فاعلاتن۔ فاعلن (جسکی ترکیب فاعلاتن اور فاعلن سے ہو)

نوٹ۔ ان بحروں میں سے چار بحروں میں یعنی متقارب۔ رجز رمل اور ہزج میں فارسی اشعار بہت کہے جاتے ہیں اور پانچ بحروں یعنی۔ وافر۔ کامل۔ متقارب۔ ہزج۔ رمل۔ متدارک اور رجز۔ متدارک میں فارسی اشعار بہت کم کہے جاتے ہیں تین بحروں میں یعنی رمل۔ ہزج ہزج۔ رمل۔ رمل۔ رجز۔ میں صرف فارسی اشعار کہے جاتے ہیں۔ عربی کے اشعار نہیں کہے جاتے ہیں....
متقارب۔ ہزج۔ رمل۔ متدارک۔ رجز مرکب۔ رمل۔ رجز۔ ہزج۔ رمل۔ رمل۔ ہزج اور وافر کی بحریں اردو میں اب تک رائج نہ ہو سکیں۔

۱۔ مفرد سالم بحریں

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) بحر ہزج مثمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

شعر

ندہ بحر ہزج از دست بر دل می زند ناخن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۱۲؎ ۔ بحر مدید

مثال فارسی (۱) بہار آمد کہ از گلبن ہمی بانگ ہزار آید — قاآنی
بہر ساعت خروش مرغ زار از مرغزار آید

(۲) خدایا درپذیر ایں نعرۂ مستانۂ مارا — صائب
مکن نومید از حسن قبول افسانۂ مارا

مثال اردو (۱) حباب آسا میں دم بھرتا ہوں تیری آشنائی کا — آتش
نہایت غم ہے اس قطرہ کو دریا کی جدائی کا

(۲) ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے — غالب
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

عربی — أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيُّونَا نُحَيِّيكُمْ — شمس تبریز
وَاسْقُونَا بِسُقْيَاكُمْ خُذُوا بِالْجُودِ يَا إِخْوَانْ — (مدائح یلان)

بحر ہزج مسدس سالم

فارسی
قناعت گنج آباد ست گر دانی
از و نا می توانی رو نہ گردانی

اردو
وہ آنکھ اگر گئے ہم سے قسم لینے
جو سچ پوچھو قسم لیتے تو ہم لیتے

عربی لَقَدْ شَاقَتْكَ فِي الْأَحْدَاجِ أَظْعَانٌ، كَأَنَّ شَاقَتْكَ يَوْمَ الْبَيْنِ غِزْلَانُ (تشطیر)

عہ - احداج جمع حودج - اظعان جمع ظعینہ - ہودہ نشین عورتیں - غزلان جمع غزال - ہرن کوئٹے -

بحر ہزج مربع سالم[۵]

فارسی (۱) بقدسروی، گل اندامی — خوشا وقتے کہ بخرامی
(۲) چہ عصیاں دیدۂ ازمن — چرا رنجیدۂ ازمن — شمس

اردو (۱) ہلال عید جاں افزا — دکھائی دے گیا ہرجا — فرمان علی
(۲) بہار آئی ہے اے ساقی — پلا دے مجھکو اے ساقی

عربی (۱) هَمَزْجْنَا فِی اَغَانِیکُم — وَشِئْنَا قَیْنَنَا مَعَا نِیکُمْ
(۲) هَمَزْجْنَا فِی بَوَادِیکُم (آلشدنا) — فَاَجْبِیَنْ لِتَشَنُّعَـلَا بِانَا (شوقنا)

(۴) بحر رجز مثمن سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

شعر
بر خیز اے صاحب سخن بحر رجز را یاد کن
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

فارسی (۱) خسرو غریب ست و گدا افتادہ در شہر شما — خسرو
باشد کہ از بہر خدا سوئے غریباں بنگری

(۲) ساقی بدہ رطل گراں زاں مے کہ دہقاں پرورد — قاآنی
اندوہ بردغم بشکند شادی دہد جاں پرورد

عہ یہ بحر فارسی اور اردو میں کم مستعمل ہے۔

اُردو (۱) مستی میں لغزش ہوگئی معذور رکھا چاہیے
اے اہل مسجد اس طرف آیا ہوں میں بہکا ہوا — میر تقی

(۲) دن رات فکر جو رہیں یوں رنج اُٹھانا کب تلک
ہیں ہم بھی ذرا آرام لوں تم بھی ذرا آرام لو — مومن خاں

عربی (۱) اِنْ نِلْتِ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلیٰ اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

(۲) اِنْ تَلْقَہٗ لَا تَلْقَ اِلَّا قَسْطَلًا
اَوْ جَحْفَلًا اَوْ طَاعِنًا اَوْ ضَارِبًا

(۳) اَوْ هَارِبًا اَوْ طَالِبًا اَوْ رَاغِبًا
اَوْ رَاهِبًا اَوْ هَالِکًا اَوْ نَادِبًا — متنبی

(۳) بحر کامل مثمن سالم

متفاعلن ۔ متفاعلن ۔ متفاعلن ۔ متفاعلن

شعر:- دل من شود ز سخن بری تو بہ بحر کامل گو سخن
متفاعلن متفاعلن متفاعلن ۔ متفاعلن

مثال فارسی (۱) چہ خجستہ صبح دمے کزاں گل نو رسم خبرے رسد
ز شمیم جعد مشک بمشام جاں اثرے رسد — جامی

(۲) شمِ سستِ اگر ہوست کشد کہ بسیر سرو و سمن درآ
تو ز غنچہ کم ندمیدۂ در دل کشا بہ چمن درآ — بیدل

اُردو (۱) نہیں ہوش والوں پہ کچھ حسد مجھے رشک ہے تو انھوں پہ ہے
جنھیں تیرے جلوے کے سامنے مری طرح بے خبری رہی
راسخ

(۲) کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں
ڈاکٹر اقبال

عربی (۱) وَشَغَلْتَ قَلْبَکَ عَنْ مَعَادِکَ بِالْمُنیٰ ابوالعتاہیہ
وَخَلَعْتَ نَفْسَکَ بِالْہَویٰ وَفَتَنْتَہَا (مسدس)

(۲) بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

(۴) بحر متقارب مثمن سالم

فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن

شعر سخن در تقارب بیارا چو گلبن
فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ،،

مثال فارسی (۱) دلا جام و ساقی گل رخ طلب کن حافظ
کہ چوں گل زمانہ بقائے ندارد

(۲) ز شاہد پرستی نشانے ندارد ،، حافظ
مگر زاہد شہر جائے ندارد

اُردو (۱) جو اِس شور سے میرؔ روتا رہیگا — میرؔ
تو ہمسایہ کاہیکو سوتا رہیگا

(۲) بدل کر فقیروں کا ہم بھیس غالبؔ — غالبؔ
تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں

(۳) اگر رشکِ گلشن نہ ہو مجھسے باہم تو گلشن میں ہووے یہ مستی کا عالم
چٹکنا ہو غنچوں کا آوازِ نغمہ چمن مجھکو اک وادیٔ لق و دق ہو
(سولہ ارکان) ذوقؔ

عربی (۱) ذَلِیلُ الوَرٰی یَا اِلٰہِی دَعَاکَا
رَجَاءٌ عَظِیمٌ فَہَبْ لِی رِضَاکَا

(۲) اَحُلْماً[عہ] نَرٰی اَمْ زَمَاناً جَدِیداً — متنبیؔ
اَمِ الخَلْقُ فِی شَخصٍ حَیٍّ اُعِیدَا

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) بحر متدارک مثمن سالم

فاعلن - فاعلن - فاعلن - فاعلن

شعر
خوب گوائے پسر در تدارک سخن
فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

عہ ترجمہ - کیا ہم خواب دیکھتے ہیں یا نیا زمانہ ہے یا تمام مخلوق (جو پہلے مرگئی تھی) ایک شخص زندہ میں (یعنی ممدوح میں) لوٹائی گئی ہے -

فارسی (۱) حسن و لطف ترا بندہ شد مہر و مہ
خط و خال ترا مشک چین خاک رہ — سیفی

(۲) اے سمن بستہ از تیرہ شب بر قمر
طوطی خطت افگندہ پر بر شکر

اردو (۱) کیا کروں میں گلا یار نے کیا کیا
دل مرا چھین کر مفت میں لے لیا

عربی (۱) حیاۓ نا عا بیض مما لما صا لحا
بعد ما کان ما کان من عا جب

(۲) قِف علٰی دارِ ھنم و ابکیھن ؛ بین اطلا لھا و الدیات — معلقہ

(۴) بحر وافر مثمن سالم

مفاعلتن ۔ مفاعلتن ۔ مفاعلتن مفاعلتن

شعر
اگر دل تو شود چہ سخن بہ وا فرازاں بگوے سخن
مفاعلتن ۔ مفاعلتن ۔ مفاعلتن ۔ مفاعلتن

مثال فارسی (۱) چہ شد صنما کہ سوے کسے بہ چشم رضا نمی نگری
ز رہ جفا نمی گذری طریق وفا نمی سپری

(۲)
بیا بہ نشیں دمے بہ برم من از غم تو بصد الم
چو روے خوشت نمی نگرم چہ حاصل از آنکہ دیدہ ورم

اُردو — نہ ہو تمھیں کوئی فکر اگر نہ ہو تمھیں کوئی غم تو بجا — شمس منیری
مگر یہ بتاؤ غم ہے وہ کیا کہ جس نے تمھیں کیا ہے دوتا

عربی (۱) — إِذَا غَضِبَتْ بَنُو قَحْطَانَ عَلَى مَلِكٍ — متنبی
عَنَتْ لَهُمُ الْوُجُوهُ إِذَا هُمُ غَضِبُوا (مسدس)

(۲) — هِيَ الدُّنْيَا إِذَا اكْمَلَتْ
وَتَمَّ سُرُورُهَا خَذَلَتْ
(مربع)

(۳) بحر رمل مثمن سالم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

شعر — باز در بحر رمل تو کوشش نادر سخن کن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

فارسی (۱) — اے نگاریں روئے دلبر زاں مائی — سیفی
رخ مکن پنہاں چوں اندر جہاں مائی

(۲) — داشتم خوش روزگارے با سر زلف نگارے — سعدی (مسدس)
خوش بود با زلف یارے داشتن خوش روزگارے

اُردو (۱) — قتل عالم کر چکا غمزہ تو بولے — (مسدس)
کیا کیا اے خانماں برباد تو نے

(۲) — ہم ظفر ہیں اس پہ عشق خوار و رسوا زار و محزوں دل
وہ یہ جانے یا نہ جانے وہ یہ جانے یا نہ جانے

عربی (۱) رُبَّ لَیلٍ اَخجَدَ الانوارَ اِلّا
نُورَ ثَغرٍ اَو مُدامٍ اَو نَدامٍ (مسدس)

(۲) اِنَّ لَیلی طالَ واللَّیلُ قَصِیرٌ
طالَ حَتّی کادَ صُبحٌ لا یَبِین (مسدس)

۲- مرکب سالم بحریں

یہ سب بحریں نادر الاستعمال ہیں

(۱) رجز مرکب

(الف) مستفعلن۔ مفعولاتُ۔ مستفعلن۔ مفعولات
(ب) مفعولاتُ۔ مستفعلن۔ مفعولاتُ۔ مستفعلن
(ج) مستفعلن۔ مستفعلن۔ مفعولاتُ۔

(۲) ہزج رمل یا رمل ہزج

(الف) مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن
(ب) مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن
(ج) فاعلاتن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔

---

[1] کا پہلا نام بحر منسرح تھا [2] کا بحر مقتضب [3] کا بحر سریع [4] کا بحر مضارع [5] کا بحر قریب [6] کا بحر مشاکل۔

(۳) رمل رجز۔ یا رجز رمل

(الف) فاعلاتن[۶] ۔ فاعلاتن مستفعلن
(ب) فاعلاتن[۷] ۔ مستفعلن ۔ فاعلاتن
(ج) مستفعلن[۸] ۔ فاعلاتن ۔ مستفعلن ۔ فاعلاتن ۔

مثال فارسی ۔ چند گویم باسن بدمکن بدنگارا تو تازعشقت پیداگر دو نہانم

(۴) رجز متدارک

مستفعلن[۱۰] ۔ فاعلن ۔ مستفعلن ۔ فاعلن

عربی (۱) یَارَبَّ ذِیْ سودَدٍ قُلْنَا الله مَرَّةً
اِنَّ الْمَسَاعِیْ لِمَنْ یَبْنِیْ بِنَاءَ الْعُلٰی

(۵) متقارب ۔ ہزج

فعولن[۱۱] ۔ مفاعیلن ۔ فعولن ۔ مفاعیلن

عربی ۔ (۱) لَکَ الْحَمْدُ یَا ذَا الْعَرْشِ یَا خَیْرَ مَعْبُوْدٍ
وَیَا خَیْرَ مَسْؤُلٍ وَّیَا خَیْرَ مَحْمُوْدٍ

۷؎ کا بحر جدید ۸؎ کا بحر خفیف ۔ ۹؎ کا بحر مجتث ۔ ۱۰؎ کا بحر بسیط ۔
۱۱؎ کا بحر طویل ۔

(۶) رمل متدارک

فاعلاتن - فاعلن - فاعلاتن - فاعلن

عربی (۱) اِنّه لوذاق للحُبّ طعما ماهجر
کل محبٍّ فی الهویٰ اَنتَّ منہ فی غرر

زحافات

۱- مفرد زحافات

کئی کئی زحافات مختلف ارکان پر ایک ہی عمل کرتے ہیں - لیکن نام سب کے جُدا جُدا ہیں - مَیں نے اس قسم کے واحد العمل زحافات کو یکجا کر کے صرف ایک نام سے موسوم کیا ہے - اس طرح سے بجائے ستائیس مفرد زحافوں کے صرف پندرہ مفرد زحافات رہ گئے -

۱- اسکان[۱] - کسی حرف کو ساکن کرنا جیسے مفعولاتُ سے مفعولاتْ مُتَفَاعِلُن سے مُتْفَاعِلُن = مستفعلن - مفاعلتن سے مفاعلْتن = مفاعیلن (مسکّن[۲])

۲- خرم[۳] - کسی رکن کے پہلے حرف کو گرا دینا - جیسے مَفاعیلن

---

[۱] وقف - اضمار اور عصب کی جگہ صرف ایک نیا نام اسکان رکھ دیا گیا -
[۲] جس رکن یا بحر میں یہ زحاف ہوگا اُس کو مسکن کہینگے -
[۳] خرم - ثلم اور عضب کی جگہ صرف ایک نام خرم رکھ دیا گیا -

(۳) رمل رجز۔ یا رجز رمل

(الف) فاعلاتن[8] ۔ فاعلاتن مستفعلن
(ب) فاعلاتن[9] ۔ مستفعلن ۔ فاعلاتن
(ج) مستفعلن[10] ۔ فاعلاتن ۔ مستفعلن ۔ فاعلاتن ۔

مثال فارسی ۔ چند گویم با من بد مکن بد نگارا ہو تا ز عشقت پیدا گر دو نہانم

(۴) رجز متدارک

مستفعلن[11] ۔ فاعلن ۔ مستفعلن ۔ فاعلن

عربی (۱) یَا رَبَّ ذِیْ سودَدٍ قُلْنَا لَہ مَرَّۃً
اِنَّ الْمُسَاعِیْ لِمَنْ یَبْنِیْ بِنَاءَ الْعُلٰی

(۵) متقارب ۔ ہزج

فعولن[12] ۔ مفاعیلن ۔ فعولن ۔ مفاعیلن

عربی ۔ (۱) لَکَ الْحَمْدُ یَا ذَا الْعَرْشِ یَا خَیْرَ مَعْبُوْدٍ
وَ یَا خَیْرَ مَسْؤُلٍ وَّ یَا خَیْرَ مَحْمُوْدٍ

---

[8] کا بحر جدید [9] کا بحر خفیف ۔ [10] کا بحر مجتث ۔ [11] کا بحر البسیط ۔
[12] کا بحر طویل ۔

(۶) رمل متدارک

فاعلاتن ۔ فاعلن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن

عربی (۱) اِنّہ لوذاق للمُحِبّ طعماً ما ھجر
کلّ محبٍ فی الھویٰ اَنتَّ مِنہ فی غرر

زحافات

۱۔ مفرد زحافات

کئی کئی زحافات مختلف ارکان پر ایک ہی عمل کرتے ہیں ۔ لیکن نام سب کے جُدا جُدا ہیں ۔ مَیں نے اس قسم کے واحد العمل زحافات کو یکجا کر کے صرف ایک نام سے موسوم کیا ہے ۔ اس طرح سے بجائے ستائیس مفرد زحافوں کے صرف پندرہ مفرد زحافات رہ گئے ۔

۱۔ اسکان[۱] ۔ کسی حرف کو ساکن کرنا جیسے مفعولاتُ سے مفعولاتْ مُتَفَاعِلُن سے مُتْفَاعِلُن = مستفعلن ۔ مفاعلتن سے مفاعلْتن = مفاعیلن (مُسکّن[۲])

۲۔ خرم[۳] ۔ کسی رکن کے پہلے حرف کو گرا دینا ۔ جیسے مَفَاعِیلُن

۱۔ وقف ۔ اضمار اور عصب کی جگہ صرف ایک نیا نام اسکان رکھدیا گیا ۔
۲۔ جس رکن یا بحر میں یہ زحاف ہوگا اُس کو مسکن کہینگے ۔
۳۔ خرم ۔ ثلم اور عضب کی جگہ صرف ایک نام خرم رکھدیا گیا ۔

سے فَاعِیلن = مَفعُولن ۔ فعولن سے عُولن = فِعْلُن ۔ مُفاعِلَتن سے فَاعِلَتن = مفتعلن (اخرم)

۳۔ خبن [۴] ۔ کسی رکن کے دوسرے حرف کو گرا دینا جیسے فاعلن سے فَعِلُن ۔ فاعلاتن سے فَعِلاتُن ۔ مُستفعلن سے مُتفعِلُن ۔ مفاعلن مفعولاتُ سے معولاتُ = فعولاتُ ۔ متفاعلن سے مفاعلن (مخبون)

۴ طی [۵] ۔ کسی رکن کے چوتھے حرف کو گرا دینا جیسے مستفعلن سے مُسْتَعِلن = مُفتَعِلن ۔ مَفعُولاتُ سے مَفعِلاتُ = فَاعلاتُ ۔ مفاعلتن سے مفالِتن = مفاعلن (مطوی)

۵ ۔ قبض ۔ کسی رکن کے پانچویں حرف کو گرا دینا ۔ جیسے مَفاعِیلُن سے مفاعلن ۔ فعولن سے فعولُ (مقبوض)

۶ ۔ کف [۶] ۔ کسی رکن کے ساتویں حرف کو گرا دینا جیسے مفاعیلن سے مَفاعِیلُ ۔ فاعِلاتُن سے فَاعِلاتُ ۔ مُستَفعِلن سے مُستَفعِلُ ۔ مفعولاتُ سے مفعولا = مفعولن (مکفوف)

۷ ۔ حذف [۷] ۔ کسی رکن کے اوّل یا آخر سبب خفیف کو گرا دینا جیسے مفعولاتُ ۔ عولاتُ = مفعولُ ۔ فعولن سے فعو = فَعَل ۔ مفاعیلن سے مفاعی ۔ فعولن (محذوف)

---

[۴] خبن اور وقص کو ملا کر ایک نام خبن رکھدیا گیا [۵] طی اور عقل کا مجموعہ طی ہے [۶] کف و کسف کا مجموعہ ہے [۷] رفع و حذف کو ملا کر صرف ایک نام حذف رکھدیا گیا۔

۸۔ صَلم۔ کسی رکن کے آخری وتد کو گرا دینا جیسے مفعولاتُ سے مفعو = فِعْلُن۔ فاعلن سے فا = فَع۔ مستفعلن سے مُسْتَفْ = فِعْلُن۔ متفاعلن سے متفا = فَعِلُن (اصلم)

۹۔ جَبْث۔ مفاعیلن کے دونوں سبب خفیف کو گرا دینا۔ جیسے مفاعیلن سے مفا = فُعَل (مجبوب)

۱۰۔ جدع۔ مفعولات کے دونوں سبب خفیف کو گرا دینا اور ت کو ساکن کر دینا۔ مفعولاتُ = لاتْ = فاعْ (مجدوع)

۱۱۔ قطع[1]۔ رکن کے آخری حرف کو گرا دینا اور اُس کے قبل کے حرف کو ساکن کر دینا جیسے۔ مفاعیلن سے مفاعیلْ۔ فاعلاتن سے فاعلاتْ یا فاعلان۔ فعولن سے فعول۔ فاعلن سے فاعل = فِعْلُن مستفعلن سے مُسْتَفْعِلْ = مفعولن۔ متفاعلن سے متفاعِلْ = فَعِلاتُن (مقطوع)

۱۲۔ تسبیغ[2]۔ کسی رکن کے نون (ن) کے قبل الف بڑھا دینا جیسے مستفعلن۔ فاعلن۔ متفاعلن۔ مفاعیلن۔ فعولن اور فاعلاتن سے مستفعلان۔ فاعلان۔ متفاعلان۔ مفاعیلان۔ فعولان اور فاعلاتان فاعلیان (مسبّغ)

۱۳۔ ترفیل۔ رکن کے آخر میں ایک سبب خفیف بڑھا دینا

---

[1] صلم و حذذ کو ملا کر صرف صلم نام رکھ دیا گیا ہے۔ [9] قصر و قطع کا مجموعہ قطع ہے۔
[2] اذالہ اور تسبیغ کو ملا کر تسبیغ نام رکھا گیا۔

جیسے متفاعلن سے متفاعلن + تن = متفاعلاتن[11]۔ مستفعلن سے مستفعلن + تن = مستفعلاتن فاعلن سے فاعلن + تن = فاعلاتن (مرفل)

۱۴۔ تشعیث۔ فاعلاتن کو مفعولن بنانا۔ (مشعث)

۱۵۔ نحر[12] مفعولاتُ اور فاعلاتن یا فعلاتن سے فَع بنانا (منحور)

مرکّب زحافات

مرکّب زحافات تعداد میں سولہ ہیں اور ہر ایک کا نام علیحدہ ہے۔ میں نے ان مرکبات کے خاص ناموں کے بجائے اُن کو اُن مفرد زحافوں سے موسوم کیا ہے۔ جن سے اُن کی ترکیب ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر خرب کو پیش کرتا ہوں۔ جو کف اور خرم سے مرکب ہے۔ اب جس بحر میں یہ زحاف ہے اُس کو اخرب نہیں کہا ہے بلکہ اُس کو مکفوف اخرم سے موسوم کیا ہے۔ اس طرح سے سولہ ناموں کی اور تخفیف ہو گئی۔ غرض زحافات کی مجموعی تعداد جو تینتالیس ۴۳ تھی اب صرف پندرہ رہ گئی۔ اب مرکّب زحافات کے ناموں کے لکھنے کی مطلقاً ضرورت نہیں رہی۔

ع[11] متفاعلن کے نون کو الف سے بدل کر تن بڑھا دیا۔ اسی طرح سے مستفعلن اور فاعلن میں بھی نون کو الف سے بدل دیا ہے ع[12] نحر اور سلخ اور جحف کو ملا کر ایک نام نحر رکھدیا گیا۔

زحاف کی وجہ سے ارکان کی مختلف صورتیں

۱۔ مفاعیلن۔ مفاعیلُ۔ مفاعیلْ۔ فعولن۔ فعول

مکفوف مقطوع محذوف محذوف یقطوع

مفاعلن۔ فاعلن۔ مفعولن۔ مفعولُ

مقبوض مقبوض۔اخرم اخرم مکفوف۔اخرم

فُعَل۔ فاع۔ فع۔ مفاعیلان۔ مفاعلان

مجبوب۔ اخرم اخرم مسبغ مقبوض مسبغ

محذوف مجبوب

مقطوع

۲۔ مستفعلن۔ مفاعلن۔ مفاعلُ۔ مستفعلُ۔ فاعلن

مخبون مخبون مکفوف مکفوف محذوف

فعِلن۔ مفتعلن۔ مفعولن۔ فعولن۔ فعلتن

اصلم مطوی مقطوع مخبون یقطوع مخبون مطوی

مستفعلان۔ مستفعلاتن۔ مفتعلاتن۔ مفاعلان

مسبغ مرفل مطوی۔ مرفل۔ مخبون۔ مسبغ

۳۔ فاعلاتن۔ فعلاتن۔ فعلاتُ۔ فعلاتْ۔ فاعلاتُ

مخبون مخبون۔مکفوف مخبون یقطوع مکفوف

فَاعِلَاتْ یا فَاعِلَان - فَاعِلُن - فَعِلُن - فِعْلُن - مفعولن

مقطوع　محذوف　مخبون　مقطوع محذوف　مشعث

مفعولان یا فاعلاتان = فاعلیان - فع - فعلان

مشعث مسبغ　مسبغ　مسحور - مشعث مقطوع

۴- فعولن　فعول - فعولُ - فَعَل - فِعْلُن - فِعْل یا فاع

مقبوض　مقطوع　محذوف　اخرم　مقبوض - اخرم

فع - فعلان - فعولان

محذوف مقطوع اخرم　اخرم مسبغ　مسبغ

۵- فاعلن　فَعِلُن - فعلن - فَعَل - فع - فاعلان - فعلان

مخبون - مقطوع　مخبون مقطوع　اصلم　مسبغ　مخبون - مسبغ

فعلان - فاعلاتن

مقطوع مسبغ　مرفل

۶- متفاعلن　فعلاتن　مفاعلن - فعلن - مفعولن　مستفعلان

مقطوع　مخبون　اصلم　مسکن مقطوع - مسکن مطوی

مفتعلن - متفاعلان　متفاعلاتن　مستفعلن

مسبغ　مرفل　مسکن

مستفعلاتن

مسکن - مسبغ

۷۔ مفاعلتن۔ مفاعیلن ۔ مفاعیلُ ۔ مفاعلن ۔ فعولن ۔
مسکن ۔ مسکن۔ مکفوف ۔ مطوی ۔ مسکن محذوف

فعولُ ۔ فاعلن ۔ مفتعلن ۔ مفعولن
اخرم مسکن محذوف ۔ اخرم مطوی ۔ اخرم ۔ اخرم مسکن

۸۔ مفعولاتُ مفعولن ۔ مفعولُ ۔ مفعولاتْ یا مفعولان
مکفوف ۔ محذوف ۔ مسکن

فعولن ۔ فاعلن ۔ فاع ۔ فع ۔ مفاعیلُ
مخبون مکفوف ۔ مطوی مکفوف ۔ مجدوع ۔ منحور ۔ مخبون

مفاعیلُ ۔ مفعولاتْ ۔ فعلاتُ ۔ فاعلاتُ ۔ فاعلاتْ
مخبون مسکن ۔ مسکن ۔ مطوی مخبون ۔ مطوی ۔ مطوی مسکن

مفرد مزاحف بحریں

نمبر ا بحر ہزج مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) بحر ہزج مسدس محذوف

مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ فعولن

مثال فارسی (۱) الٰہی غنچۂ امید بکشا ۔ جامی
گلے از روضۂ جاوید بنما

(۲) شب از مطرب کہ دل خوش باد وی را — حافظ
شنیدم نالۂ جاں سوز نی را ؛

اُردو (۱) ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا — غالب
نہ ہو جینا تو مرنے کا مزہ کیا

(۲) بہت کی جستجو اُس کی نہ پایا — میر
ہمیں در پیش ہے اب جی کا کھونا

عربی (۱) وَلٰکِنْ کَالْمَوْتِ لَا یَدْرِیْ بِبَاکٍ — متنبی
بَکَیٰ مِنْہُ وَیَرْوِیْ وَھُوَ صَادِیْ
پیاس بُجھاتا ہے ۔ پیاسا

(۳) بحر ہزج مثمن ۔ اخرم مکفوف ۔ محذوف ۔
مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن

فارسی (۱) در بند تو زنجیر گرفتار شکستہ — نظیری
زنداں شدہ صد رخنہ و دیوار شکستہ

(۲) اے شیخ مرا راہِ خرابات نمودی — حافظ
می خواست دلم بادہ کرامات نمودی

اُردو (۱) گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے — غالب
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

(۲) غربت ہے دل آویز بہت شہر کی اُس کے — میر
آیا نہ کبھو ہمکو خیال اپنے وطن کا

(۳) ہزج مثمن۔ اخرم مکفوف

مَفعُولُ۔ مُفَاعِیلُ۔ مَفَاعِیلُ مَفَاعِیلُ

فارسی (۱) ما مرد سراییم دکباییم دربا ییم ۔۔ شمس تبریز
ما مسجد و سجادہ و تسبیح چہ دانیم
(۲) شورے شدہ از خواب عدم دیدہ کشودیم
دیدیم کہ باقی ست شب فتنہ غنودیم

اُردو اس رشک مسیحا کا جو کرتا ہے کوئی ذکر ۔۔ آتش
ہوتا ہے مرا صورت بیمار عجب روپ

عربی اَلحَمدُ لِمَن قَتَلَ رَحِیماً اَوْ خَبالا
وَالشُّکرُ لِمَن صَوَّرَ حُسناً وَّجَمالا ۔۔ بدری

(۴) بحر ہزج مسدس۔ اخرم مکفوف مقبوض محذوف

مفعولُ۔ مَفاعِلُن۔ فَعُولُن

فارسی (۱) امروز نہ شاعرم حکیمم ، دانندۂ حادث و قدیمم ۔۔ فیضی
(۲) اکنوں گلہ از حسب حالم ، بشنو کہ چگونہ است قالم ۔۔ تحفۃ العراقین

اُردو (۱) شبنم کے سوا جو رانے والا
اوپر کا تھا کون آنے والا ۔۔ گلزار نسیم
(۲) بیضاوی صبح کا بیاں ہے ، تفسیر کتاب آسماں ہے ۔۔ مولوی محمد حسین

عربی (۱)   وَالْعِشْقُ يُصِيبُكُمْ جِهَارًا ... الْخِلَانُ لَكُمْ فَلَا تَنْسَاهُ

(۵) ہزج مسدّس مقطوع

مَفَاعِیلُن ۔ مَفَاعِیلُن ۔ مَفَاعِیل

فارسی (۱)   چو کنعان را طبیعت بے ہنر بود
پیمبر زادگی قدرش نیفزود ۔   سعدی

(۲)   یکے آہن بدم بے قدر و قیمت[۱]
تو ام آئینہ کردی و زدودی   شمس تبریز

اُردو (۱)   شب فرقت میں بیتابی سے ہر دم
جلا کرتا ہوں مثل شمع کافور

(۲)   محبت کوڑیوں کے ہو اگر مول
بنی آدم نہ لے یہ دردِ سر مول   آتش

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) ہزج مسدّس ۔ اخرم ۔ مقبوض ۔ محذوف

مَفعُولُن ۔ فَاعِلُن ۔ فَعُولُن

فارسی   اے بلبل وائے ہزار دستان
برگو صفت بہار برگو ۔

---

[۱] ۔ ایک مصرعہ میں فعولن اور دوسرے مصرعہ میں مفاعیل لانا ناجائز ہے ۔

اُردو (۱) کاٹا دن تو تڑپ تڑپ کر ہے، آفت کی رات آئی سر پر نسیم

(۲) بحر ہزج مسدس - اخرم مقبوض - مقطوع

مفعولن - فاعلن - مفاعیلْ

فارسی (۱) جانان مارا مکن دل افگار
ہشدار از آہ تیر بسیار

اُردو (۱) مشکیں زلفوں سے مشکیں کسواؤ
کالے ناگوں سے مجھ کو ڈسواؤ

۳ - بحر ہزج مثمن - مکفوف - اخرم

مفعولُ - مفاعیلن - مفعولُ - مفاعیلن

فارسی (۱) از بزم جہاں خوشتر وز حور و جناں خوشتر
یک ہمدم فرزانہ وز بادہ دو پیمانہ اقبال

(۲) اے خفتہ شب تیرہ ہنگام دعا آمد
وے نفس جفا پیشہ ہنگام وفا آمد شمس تبریز

اُردو (۱) سر مارنا پتھر سے یا ٹکڑے جگر کرنا
اس عشق کی وادی میں ہر نوع بسر کرنا میر

(۲) ٹک گور غریباں کی کر سیر کہ دنیا میں
ان ظلم رسیدوں پر کیا کیا نہ ہوا ہوگا میر

عربی — اَلرَّبُّ هُوَ السَّاقِی وَ الْعَیْشُ بِهِ الْبَاقِی — شمس تبریز

وَ السَّقْمُ هُوَ الرَّاقِی یَا خَائِفُ لَا تَحْذَرْ

(۴) ہزج مثمن مقبوض۔ اخرم

فاعلن۔ مفاعیلن۔ فاعلن۔ مفاعیلن

فارسی — وقت را غنیمت داں آں قدر کہ بتوانی — حافظ

حاصل از حیات اے جاں یک دم ست تا دانی

اُردو — عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا — غالب

درد کی دوا پائی درد لا دوا پایا

(۵) ہزج مثمن مقبوض

مُفاعلن۔ مَفاعلن۔ مَفاعلن۔ مَفاعلن

فارسی — فراز خاک و خشتہا دمیدہ سبز کشتہا — قاآنی

چہ کشتہا بہشتہا۔ نہ دہ نہ صد ہزار ہا

اُردو — خزاں کے دن گذر گئے بہار کی ہوا چلی — شمس منیری

نکھر گیا شجر شجر۔ سنور گئی کلی۔ کلی

(۶) بحر ہزج مثمن محذوف مقبوض

فعولن۔ مُفاعیلن۔ فعولن۔ مُفاعلن

عربی — إِذَا كَانَ مدحٌ فالنسيبُ المُقدَّمُ — متنبی
أَكُلُّ فصيحٍ قال شعراً مُتيَّمُ
فعول — عاشق

(۳) بحر ہزج مثمن۔ مکفوف۔ محذوف

مفاعیلُ۔ مفاعیلُ۔ مفاعیلُ۔ مفاعیلُ

فارسی — مرا عشق دوتا کرد ہنگام جوانی
چرا باز نہ پرسی تو زحالم چو بدانی

نمبر۲۔ بحر رجز مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) بحر رجز مثمن مطوی۔ مخبون
مُفتَعِلُن۔ مَفاعِلُن۔ مُفتَعِلُن۔ مُفاعِلُن

فارسی (۱) مطربِ خوش لوا بگو تازہ بتازہ نو بنو — حافظ
بادۂ دل کشا بجو تازہ بتازہ نو بنو
(۲) زہد شما و فسق ما چوں ہمہ حکم داورست
داورتاں خدائے بس ایں ہمہ چیست داوری — خاقانی

اردو (۱) تا نہ پڑے کہیں خلل آپ کے خواب ناز میں
ہم نہیں چاہتے کمی اپنی شبِ دراز میں — مومن

(۲) دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں ؟
غالبؔ

(۲) بحر رجز مثمن مخبون مقطوع

مستفعلن ۔ فعولن ۔ مستفعلن ۔ فعولن

فارسی (۱) دل می رود ز دستم صاحبدلاں خدا را — حافظ
دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا
(۲) اے بلبل سحر خواں مارا بپرس گہ گہ
آخر تو ہم غریبی ہم از دیار مائی — شمس تبریز

اُردو (۱) فصل بہار اپنی گذری ہے یوں ہی ساری — مومن
یاں آشیاں بنایا واں آشیاں بنایا
(۲) کیا حال ہے عدم کا کہلا تو بھیجیو تم
اے خوگران غربت سوئے وطن گئے ہو

عربی (۱) اَلعَیشُ لَیسَ مِن صَفَی فِی رِقَّۃِ شَبِیکَا — شمس تبریز
فَالمرءُ کَیفَ یَرضَی فِی مُلکِہِ تَبَابِي
(۲) قَلبِی اِذَا نَیادٰی فِی ھَمٍّ کُلَّ غَمِّمٍ
ھَوِّنْ عَلَیَّ فَضْلًا یَا مُظْہِرَ العَجَائِب

نصر پھلواردی

(۳) بحر رجز مسبغ

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان

فارسی (۱) یارب چہ شد کان ترک من ترک محبّاں کردہ است
آسودگانِ وصل را رنجورِ ہجراں کردہ است

(۲) آخر بجانان می رسی اندر طلب مردانہ باش
ترک تعلّق پیشہ کن وز خویش ہم بیگانہ باش

اردو تیری ثنا کب ہو سکے اے خسرو والا نگاہ
اب یہ دعا ہے ذوق کی حق میں ترے شام و پگاہ
جب تک زمیں پر ہے فلک اور ہے فلک پر مہر و ماہ
فرخ ہمیشہ عید ہو تجھ کو شہا با عزّ و جاہ

(ب) نادر الاستعمال بحریں

رجز مطوی

مفتعلن مفتعلن ۔ مفتعلن مفتعلن

فارسی (۱) عاجز و بیچارہ شدم خستہ و آوارہ شدم — شمس تبریز
ہیچ ندانم چہ بود چارۂ ایں کار مرا

(۲) قصد جفا ہا نکنی ور تو کنی با دلِ من — ایضاً
وادلِ من ۔ وادلِ من ۔ وادلِ من ۔ وادلِ من

عربی — کن ذلفا ۔ مقتربا ۔ ممتثلاً ۔ مضطربا
متنقلاً ۔ مغضبا ۔ مثل شہاب فی السماء — شمس تبریز

نمبر ۳ ۔ بحر کامل مزاحف

(ب) نادر الاستعمال بحریں

(۱) کامل مثمن مسکن

متفاعلن ۔ مستفعلن ۔ متفاعلن ۔ مستفعلن

فارسی
صنما خیالت راچہ شد کہ بماندارد الفتے
خجلم ز داغت کز وفا بسرم گذارد منّتے

اُردو
نہ ہوئی کبھی مجھ سے خطا نہ ہوا کرو مجھ پر خفا
نہ دیا کرو تم گالیاں نہ کیا کرو مجھ پر جفا

عربی
اَوَ ما تَرٰی اَنَّ المَصَائِبَ جَمَّۃٌ
متفاعلن ۔ مستفعلن ۔ متفاعلن — کثیر
وَتَرٰی الْمَنِیَّۃَ لِلْعِبَادِ بِمَرْصَدِ
موت — جائے نگہداشت — ابو العتاہیہ

(۲) کامل مضمر ۔ مسکن ۔ مسبغ

متفاعلن ۔ مستفعلن ۔ مستفعلان

فارسی
چو رواں شوی آسایدم روح رواں
چو نہاں شوی از جان و دل خیزد فغاں

اُردو — تیرے ہجر سے آئی ہے لب پہ جان زار
یہ بتا مجھے تو تھا کہاں اے گلعذار

(۳) کامل مقطوع مخبون

فَعِلاتن ۔ مفاعلن ۔ فَعِلاتن ۔ مفاعلن

فارسی — منم آن شقۂ علم کہ گہم سرنگوں کنی
وگہے برفرازِ کوہ برآری و برزنی — شمس تبریز

عربی — فَتَحَ اللّٰہُ عَیْنَنَا جَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَنَا
حَسَنَاتٌ اَتَیْتَنَا بِجَمَالٍ وَّ غَبْغَبٍ — ایضاً

نوٹ ۔ ۱۔ بحر کامل کی ایک مزاحف بحر متفاعلن ۔ مستفعلن ۔ فُعِلن (مسکن اصلم) ہے ۔ اس بحر میں صرف عربی کا شعر ملا ہے ۔ وہ یہ ہے ۔

وَحَلَاوَۃُ الدُّنْیَا لِجَاھِلِہَا
وَمَرَارَۃُ الدُّنْیَا لِمَنْ عَقَلَا

۲۔ بحر وافر کی مزاحف بحروں میں فارسی اور اُردو کے اشعار نایاب ہیں۔

صرف دو مزاحف بحروں میں عربی اشعار ملے ہیں۔

(۱) یَغِیبُ اِذَا رَاَیْتَ عَنِ الذِّئَابِ ؎ وَیَجِیئُکَ صَائِمًا مِثْلَ الغُرَابِ
مفاعلتن ۔ مفاعلتن ۔ فعولن ۔ وافر مسدس مسکن محذوف ۔

(۲) جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَہَا الْتِیَامٌ ؎ وَلَا یَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ
۔ مفاعیلن ۔ مفاعلتن ۔ فعولن ۔
وافر ۔ مسدس ۔ مسکن ۔ محذوف ۔

نمبر۴۔ بحر متقارب مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) متقارب مثمن محذوف

فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ۔ فَعَل

فارسی (۱) کریما بہ بخشائے بر حال ما ؛ کہ ہستم اسیر کمند ہوا
(۲) اگر در دہد یک صلائے کرم ؛ عزازیل گوید نصیبے برم — سعدی

اُردو (۱) محبت ہے آب رخ کار دل ؛ محبت ہے گرمی بازار دل — میر
(۲) غضب ہو گیا راز دل کھل گیا ؛ چھپاتے چھپاتے خبر ہو گئی — مومن

عربی
وَ اَبْنِی مِنَ الشعرا بیتاً عویصًا
(فعولن) (الشاء)
یُنَسِّی الرُّوَاۃَ الَّذِیْ قَدْ رَوَوْا
(فعل)

۲۔ متقارب مثمن مقطوع

فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ۔ فعول ۔

فارسی (۱) کرم بین و لطف خداوندگار
گنہ بندہ کردہ است و او شرمسار — سعدی

(۲) بگرداں شراب اے صنم بے درنگ
که بزم ست و چنگ و ترنگا ترنگ

اُردو (۱) محبت نے ظلمت سے کاڑھا ہے نور — میرؔ
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

(۲) ہوئی اُس سے شیریں کی حالت تباہ
کیا اُس نے لیلیٰ کا خیمہ سیاہ — میرؔ

عربی (۱) وَيَأوِیْ اِلٰی نِسْوَۃٍ بَائِسَاتٍ
وَشُعْثٍ مَرَاضِيْعَ مِثْلَ السَّعَالِ
زن پراگندہ مو جمع مرضعہ

(۲) وَلِلنَّاسِ حُبٌّ لِطُوْلِ الْبَقَاءِ
فِيْهَا وَلِلْمَوْتِ فِيْهِمْ دَبِيْبٌ

(۳) متقارب مثمن مقبوض۔ اخرم

فعلن

فعول۔ فِعلن۔ فعولُ۔ فعلن

فارسی (۱) ز درد ہجرت چہ چارہ سازم؟ چو شمع دوراز تو می گدازم

(۲) بہار مضطر منال دیگر، کہ آہ و زاری ثمر ندارد — بہار ایرانی

(۳) اگر بہ گلشن زناز گردد قدِ بلندِ تو جلوہ فرما — مرزا بیدل
زبیکہ سرو موج خجلت بردل ترا و دیگر جوے زیبا
(سولہ ارکان)

ؔ یہ بحر فارسی اُردو میں عموماً سولہ ارکان کی آتی ہے۔

اُردو (۱) تڑپ رہا ہوں میں نیم بسمل
خبر لے میری شتاب قاتل

(۲) ثبات بحرِ جہاں میں اپنا فقط مثالِ حباب دیکھا
نہ جوش دیکھا۔ نہ شور دیکھا۔ نہ موج دیکھی نہ آب دیکھا نظیر

(سولہ ارکان)

(۴) متقارب مقبوض۔ اخرم۔ محذوف مقطوع
(سولہ رکنی)

فعل فعولن فعل فعولن فعلن فعلن فعلن فع

اُردو قتل کئے پر غصہ کیا ہے لاش مری اُٹھوانے دو
جان سے بھی ہم جاتے رہے ہیں تم بھی آؤ جانے دو میر

۵ متقارب مقبوض۔ اخرم محذوف
(سولہ رکنی)

فعل فعولن فعل فعولن فعل۔ فعولن۔ فعل۔ فعل

اُردو عشق گیا سودین گیا۔ ایمان گیا۔ اسلام گیا
دل نے ایسا کام کیا کچھ جس سے میں ناکام گیا

فعلن فعلن۔ فعل۔ فعولن فعلن۔ فعلن۔ فعل فعل

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) متقارب مثمن۔ اخرم
فعلن۔ فعولن۔ فعلن۔ فعولن

فارسی (۱) پر کن سبوئے بے گفتگوئے ٭ با یا ؤ ہوئے گر بار مائی

(۲) من رند و عاشق وانگاہ توبہ ٭ استغفر اللہ - استغفر اللہ

شمس تبریز

اُردو پیر مغاں سے بے اعتقادی

استغفر اللہ - استغفر اللہ

میر

عربی ھٰذا حبیبی - ھٰذا طبیبی ٭ شمس تبریز

ھٰذا عمادی - ھٰذا الٰوای ٭

(۲) متقارب مثمن - اخرم مقبوض

فِعْلُ - فعولن - فعل - فعولن -

فارسی زلف معنبر بر ہمہ رویت تیرہ شب ست وادی موسیٰ

جامۂ صبرم در کف عشقت دامن یوسف دست زلیخا

اُردو احمد مرسل کان رسالت جان ولایت مالک ملت

ساقی کوثر شافع محشر - مجھ کو دکھادو اپنی زیارت

نمبر ۵ بحر متدارک مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) متدارک مثمن - مخبون -

فَعِلُن - فَعِلُن - فَعِلُن - فَعِلُن

۱؎ یہ بحر فارسی اور اُردو میں عموماً سولہ ارکان کی آتی ہے ۲؎ یہ بحر فارسی اُردو میں عموماً سولہ ارکان کی آتی ہے۔

فارسی (۱) چو رخت نہ بود گلِ باغِ ارم ، چو قدت نہ بود قدِ سروِ چمن

(۲) صنما بہمار رخ و جاں ہمہ بار ، کہ ترا بود ایں ہمہ از انکہ مرا سلمان

اُردو (۱) نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
گئے دونوں جہاں سے خدا کی قسم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
(سولہ ارکان)

(۲) ترے کشتۂ غم کا ہے حال بتر ہی کہیو جو جانا ہو تیرا اُدھر
تجھے قاصد تو ح نسیم سحر مرے ہجر کے شب کی بکا کی قسم
(سولہ ارکان) ہوس

عربی (۱) كُرَةٌ طُرِحَتْ بِصَوالِجَةٍ
فَتَلَقَّفَهَا رَجُلٌ رَجُلُ

(۲) سَبَقَتْ دَرْكِي فَاِذَا نْفَرَتْ
سَبَقَتْ اَجَلِي فَمَتَا تُلْغِي
ہلالی

۲ - متدارک مقطوع مخذوف

فعلن فعلن - فعلن - فع -

اُردو قطرہ قطرہ آنسو جس کی طوفاں طوفاں شدت ہے
پارہ پارہ دل ہے جس میں تو وہ تو وہ حسرت ہے
(سولہ رکن) ذوق

متدارک مثمن۔ مقطوع

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

فعْلن۔ فعْلن۔ فعْلن۔ فعْلن

فارسی (۱) تا کے مارا در غم داری ؛؛ تا کے آری بر ما خواری

(۲) چوں می چوں می تلخی تا کے ؛؛ ہمچوں حلوا بنشیں بنشیں شمس تبریز

اُردو (۱) ہر دم کرتا ہوں میں زاری ؛؛ دیکھی بس بس تیری یاری

(۲) گل آشفتہ اُس کے رو کا ؛؛ سنبل اک زنجیری مو کا [illegible]

عربی (۱) اَھْوَی بَدْرًا اَجْفَنِی اَحْرَمْ
نُوْرِی حَتّٰی جِسْمِی اَسْقَمْ

(۲) مَالِیْ مَالٌ اِلَّا دِرْھَمْ
اَوْبِرْذَوْنِیْ ذَاكَ اِلَّا دْھَمْ

(۲) متدارک مخبون مقطوع

فاعلن۔ فعِلن۔ فاعلن۔ فعْلن

فارسی سنبل سیہ بر سمن مزن ؛؛ لشکر حبش بر ختن مزن

اردو سیر کا ہے مزا ابھی ؛؛ کھیت ہیں سب ہرے بھرے

ع بحر متقارب اخرم کا بھی یہی وزن ہے۔ اس لئے اس کو متدارک مقطوع یا متقارب اخرم کہینگے۔ اس کا وزن دو بار مفعولن اور ایک بار فعْلن ہی ہوسکتا ہے۔ اس سے یہ ہزج مسدس اخرم محذوف یا رمل مسدس مشعث مقطوع۔ محذوف ہی ہوسکتا ہے۔

نمبر ۶ بحر رمل مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) رمل مثمن مقطوع

فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن فاعلات

فارسی (۱) از زمین دامن بیفشاں ہمسفر چوں ماہ باش — صائب
خانہ را زیر و زبر کن آسماں خرگاہ باش

(۲) اے کہ می پرسی ز من کاں ماہ را منزل کجاست — ہلالی
منزل او در دل ست آما ندانم دل کجاست

اُردو (۱) سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں — غالب
خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہوگئیں

(۲) دیکھ لے گلزارِ عالم میں ہے کم ظالم کو عیش
پھول کتنے ہیں سپر میں ایک پھل تلوار میں

عربی (۱) أَبلِغِ النُّعمانَ عَنِّی مَا بَغَی (فاعلات)
أَنَّه قَد طَالَ حَبسِی وَ انتِظَار (مسدس) (فاعلن رسالت) (فاعلات)

(۲) جَاءَ مَن یُحیِی الْمَوَاتَ وَالرَّمِیمَ وَالرِّقَاب
أَیُّهَا الأَمْوَاتُ قُومُوا وَابصِرُوا یَومَ التَّنَاد

ع۵ فاعلات اور فاعلن کا اجتماع جائز ہے۔

(۲) رمل مثمن محذوف

فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلن

فارسی (۱) دوش از مسجد سوئے میخانہ آمد پیر ما
چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

(۲) یارب از عرفاں مرا پیمانہ سرشار دہ
چشم بینا - جان آگاہ و دل بیدار دہ — حافظ

اُردو (۱) پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے — نظیر

(۲) گیسو و خال و خط اپنا دین و ایمان لے گئے
مل گئے وہ اک کافروں نے کر دیا ہندو ہمیں — غالب

فاعلات

عربی جَادِثَاتُ الدَّهْرِ تَمْضِیْ بِالْاَجَلْ
صَارَ کُلُّ النَّاسِ مِنْهَا فِیْ وَجَلْ — (مسدس مخبون)

(۳) رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع

فاعلاتن - فَعِلاتن - فَعِلاتن - فِعْلُن

فارسی (۱) بارہا گفتہ ام و بار دگر می گویم ٭ کہ من دل شدہ ایں رہ نہ بخود می پویم

(۲) تاج شاہی طلبی گوہر ذاتی بنما
ورخود از گوہر جمشید و فریدوں باشی ٭ — حافظ

اُردو (۱) عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا — غالبؔ
درد کا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا

(۲) درد ہے جان کے عوض ہر رگ و پے میں ساری — مومنؔ
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا

عربی (۱) کَمْ خَلَفْنَا وَنَقَضْنَا لَكَ لَا عَهْدَ لَنَا
خَلِّ عَنْهُ إِنْ ضَمِنَ الْمُفْلِسُ لَا يَفِيْ

(۴) رمل مثمن مخبون محذوف

فاعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلن

فارسی ہر کس از جلوۂ گل فہم معانی نکند
شرح آں دفتر ننوشتہ ز بلبل بشنو

اُردو (۱) نکتہ چیں ہے غمِ دل اُس کو سنائے نہ بنے — غالبؔ
کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

(۲) ہوسِ گل کا تصور میں بھی کھٹکا نہ رہا
عجب آرام دیا بے پر و بالی نے مجھے — غالبؔ

(۵) رمل مثمن مخبون مکفوف

فعلات ۔ فاعلاتن ۔ فعلات ۔ فاعلاتن

فارسی (۱) چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم — شمس تبریز
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

(۲) بروائے طبیبم از سر کہ خبر ز سر ندارم
بحذار ہا کنم جاں کہ ز جاں خبر ندارم — حافظ

اُردو (۱) کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیمکش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا — غالب

(۲) یہ عجیب ماجرا ہے کہ بروزِ عیدِ قرباں
وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب اُلٹا — انشا

عربی اَسَفًا لِقَلْبٍ یَوْمَا ھَجَرَ الْحَبِیْبُ دَارِیْ
وَ تَحَسَّتْ صَلَوٰتِیْ وَجَوَارِحِیْ بِنَارِیْ — شمس تبریز

۶۔ رمل مثمن مخبون مشعث مقطوع

فاعِلاتُن ۔ فَعِلاتُن ۔ فَعِلاتُن ۔ فَعْلان

فارسی با مدا داں کہ تفاوت نہ کند لیل و نہار
خوش بود دامنِ صحرا و تماشائے بہار — سعدی

اُردو (۱) یہی دل ہے کہ ہوا تھا نہ کبھی بھی غمناک
فَعِلاتُن وہی دل ہے کہ ہوا تیغ قضا سے صد چاک — نیری

(۲) دل میں میرے بھی ہے اک تیرِ نظر کا ارماں
دیکھ لیں میری طرف آپ تو ہوگا احساں — شمس منیری

(۷) رمل مثمن مخبون مقطوع

فَعِلاتُن ۔ فَعِلاتُن ۔ فَعِلاتُن ۔ فَعِلات

فارسی (۱) ہمہ کس طالبِ یارند چہ ہوشیار و چہ مست — حافظ
ہمہ جا خانۂ عشق ست چہ مسجد چہ کنشت
(۲) دوش دیدم کہ ملائک درِ میخانہ زدند
گلِ آدم بسرشتند و بپیمانہ زدند — حافظ

اُردو (۱) تپشِ دل نہیں بے رابطۂ خوفِ عظیم — غالب
کششِ دل نہیں بے ضابطۂ جرِ ثقیل
(۲) پی بھی جا ذوق نہ کر پیش و پسِ جامِ شراب
فاعلاتن — لب پہ تو بہ ترے دل میں ہوسِ جامِ شراب
فاعلاتن

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) رمل مثمن۔ مخبون

فاعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلاتن

فارسی (۱) دوستاں عیب کنندم کہ چرا دل بتو دادم — سعدی
باید اوّل بتو گفتن کہ چنیں خوب چرائی
(۲) رنگِ رخسار و دُرِ گوش و خط و خد و قد و عارض و خالِ لبت اے سروِ پری رُو
شفق و کوکب و شام و سحر و طوبیٰ و گلزارِ بہشت ست بطرفِ چشمہ کوثر
فعلاتن (سولہ رکنی) — شمس تبریز

اُردو (۱) یہ سحر کیسی ہے پُر نور کہ جمہور ہیں مسرور
ہر اک باغ میں معمور ہے سامانِ بہار

گل جھکتا ہے چمن زور مہکتا ہے
ٹپکتا ہے ہر اک شاخِ تر و تازہ سے فیضانِ بہار
(سولہ رُکنی)

عربی (۱) اِنَّمَا بَدْرٌ مَنَایَا وَعَطَایَا
وَرَزَایَا وَطِعَانٌ وَضِرَابٌ
(مسدس)

(۲) فَظَفَرْنَا بِقُلُوبٍ وَعَلِمْنَا بِغُیُوبٍ شمس تبریز
فَسَقَاﷲ وَسَقَیْنَا لِعُیُونٍ رَمَقُونَا
فعلاتن (مسدس)

۷. بحر رجز مرکب مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) رجز مرکب مسدس مطوی مسکن
مفتعلن مفتعلن فاعلات

فارسی (۱) وقت ضرورت چو نماند گریز
دستِ بگیرد سرِ شمشیرِ تیز
سعدی

عہ بدر بن عمار متنبی کا ممدوح ہے۔

(۲) با تو مرا سوختن اندر عذاب
به که شدن با دگرے در بہشت

اُردو اک موذن تھا بنی کا بلال
ہجر ہیں اس مہ کے گھٹا جوں ہلال

(۲) رجز مرکب مطوی مکفوف

مُفتَعِلُن ۔ مَفتَعِلُن ۔ فَاعِلُن

فارسی (۱) روزیِ تو بیش کم می رسد ، ورنہ ستانی بہ ستم می رسد
(۲) قطرہ زفیض تو گہر می شود ، خاک بہ تاثیر تو زر می شود

اُردو دیدۂ حیراں نے تماشا کیا ، دیر تلک وہ مجھے دیکھا کیا مومن

عربی قَالَ لَهَا وَهُوَ بِهَا عَالِمٌ
وَيحَكِ اَمْثَالُ طَرِيفٍ قَلِيلُ

(۳) رجز مرکب مثمن مقطوع

فاعِلاتُ مفعولُن ۔ فاعلاتُ ۔ مفعولن

فارسی وقت را غنیمت داں آنقدر کہ بتوانی حافظ
حاصل از حیات اے جاں یک دم است تا دانی

اُردو (۱) کارگاہِ ہستی میں لالہ داغ ساماں ہے غالب
برقِ خرمنِ راحت خونِ گرم دہقاں ہے

(۲) عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا
درد کی دوا پائی درد لا دوا پایا — غالب

۴- رجز مرکب مسدس مطوی مقطوع مجدوع
مفتعلن مفعولن - فاع

فارسی — اے گل رویت آتش بیز ،، حلقۂ زلفت سنبل خیز
اُردو — وہ ہے سراپا حسن اور ناز ،، میں ہوں مجسم سوز و گداز
شمس منیری

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(ا) رجز مرکب مثمن مطوی مسکن
مفتعلن - فاعلات - مفتعلن - فاعلات

فارسی (۱) غارت عشقت رسید - رخت دل از ما ببرد
فتنۂ بکین سر کشید - شحنۂ بخون می فشرد
(۲) چوں بہ تجلی شتافت جانب جانہا شتافت
بادہ بجان شد مباح - خوردن و خفتن حرام — شمس تبریز
اُردو (۱) سننے سمجھنے کو بات حق نے دئے گوش و ہوش
حق بطرف جس کے ہو آج نہ رہیو خموش

(۲) رجز مرکب مثمن - مطوی - مکفوف
مفتعلن - فاعلن - مفتعلن - فاعلن

فارسی (۱) اے رخ تو روشنیِ خانۂ چشم مرا
چشم و چراغ ہمہ خواجۂ ہر دو سرا
(۲) ہست جہاں قطرۂ از نم جوئے دلم
قطرہ رہا کن۔ بیاز ود کہ عمان منم — شمس تبریز
اُردو یاس و غم و آرزو جمع یہ سب چیز ہے
بل بے ترا حوصلہ دل بھی عجب چیز ہے — نامہ چنگ

(۳) رجز مرکب مثمن مطوی۔ منحور

مفتعلن۔ فاعلات۔ مفتعلن۔ فع

فارسی شاہ چو باشد خدا پرست و مسلماں — عطا
خلق در امنیت اندو ملک بساماں
اُردو آکہ مری جان کو قرار نہیں ہے
طاقت بیداد انتظار نہیں ہے

نوٹ۔ رجز مرکب مسدس مطوی مکفوف کا دوسرا وزن

مستفعلن۔ مستفعلن۔ فاعلن ہے۔ اس وزن میں صرف

عربی کے اشعار ملے ہیں۔

(۱) اَلخُرقُ شُومٌ وَالتُّقیٰ جُنَّۃٌ ؎ وَالرِّفقُ یُمنٌ وَالقُنوعُ الغِنیٰ
جہل حمق

(۲) ھٰذَا رَسُولُ اللّٰہِ خَیرُ البَشَر ؎ ھٰذَا النَّبِیُّ المُجتَبیٰ مِن مُضَر

(۲) رمل ہزج یا ہزج رمل مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) مثمن مکفوف اخرم

(۱) مفعولُ۔ فاعلاتن۔ مفعولُ۔ فاعلاتن

(۲) مفعول۔ فاعِلاتُ۔ مفاعیل۔ فاعلات

فارسی (۱) دل می رود ز دستم صاحبدلاں خدارا
درد اکہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا — حافظ

(۲) یا ہیچکس نشانے زاں دلستاں ندارد
یا من خبر ندارم یا او نشاں ندارد — حافظ

اُردو (۱) ہر اک صنم کدہ کیا کافر جگہ ہے ہم نے
قشقے سبھی یاں کھینچائے زنار بھی بندھائے — میر

(۲) دل کا پتہ نہ پایا زلفوں کو کھول دیکھا
گیسو کو ڈھونڈھ مارا طرہ ٹٹول دیکھا — محشر

عربی اِنْ تدْنُ مِنْہُ شِبْراً یُقَرِّبُ مِنْکَ بَاعًا
بالشت — ہاتھ

فارسی (۱) عالم تمام از رخ جانانہ روشن ست
از یک چراغ کعبہ و بتخانہ روشن ست

(۲) منعم بکوہ ودشت و بیاباں غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زدو بارگاہ ساخت — سعدی

اردو (۱) آتا ہے داغ حسرتِ دل کا شمار یاد
مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ — غالب

(۲) میکش کے دل کا راز کسی پر عیاں نہیں
شیشے کو دیکھ لو کہ دہن ہے زباں نہیں — امیر مینائی

عربی
كُنَّا شُيُوْنَ ذَاتِكَ فِيْ وَحْلَاتِ الْبُطُوْنِ
صِرْنَا سِوَاكَ حَيْثُ تَقَلَّبَتْ فِي الشُّيُوْنِ — غالب

(۲) مکفوف ۔ اخرم ۔ مسبّغ

مفعولُ ۔ فاعلاتن ۔ مفعول ۔ فاعلیان

فارسی
لعلِ تو نوش خندت کام شکر دہاناں
سرِّ دہانت بیروں از فہم نکتہ داناں

اُردو
بیگانہ وضع برسوں اس شہر میں رہا ہوں
بھاگوں ہوں اور سب سے میں کس کا آشنا ہوں — آمیر

(۳) اخرم ۔ مکفوف ۔ محذوف

مفعول ۔ فاعلاتُ ۔ مفاعیلُ ۔ فاعلن

فارسی
صوفی بیا کہ آئینہ صاف ست جام را
تا بنگری صفائے مے لعل فام را — حافظ

اُردو (۱) پھوڑا تھا دل نہ تھا یہ موئے پر خلل گیا
جب ٹھیس سانس کی لگی دم ہی نکل گیا — مومن

(۲) جس جا نسیم شانہ کش زلف یار ہے
نافہ دماغ آہوئے دشت تتار ہے — غالب

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) مثمن مکفوف مقطوع

(۱) مفاعیلُ ۔ فاعلاتُ ۔ مفاعیلُ ۔ فاعلاتُ
(۲) فاعلاتُ ۔ مفاعیلُ ۔ مفاعیلُ (مسدس)

فارسی (۱) خوشا موسمِ بہار کہ بر طرف جوئبار
نہد یار گلعذار بکف جامِ خوشگوار — جامی

(۲) مسدس مکفوف

مفاعیلُ ۔ مفاعیلُ ۔ فاعلاتن

فارسی خداوندِ جہاں بخش شاہ عادل
شہنشاہِ جواں بخت رائے کامل

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۳) رمل رجز یا رجز رمل مزاحف

(۱) مثمن و مسدس مخبون محذوف

(۱) مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن
(۲) فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن ۔

فارسی (۱) نشان عشق چہ پرسی ز ہر نشاں بگسل
کہ تا اسیر نشانی بہ بے نشاں نرسی — جامی

(۲) نشانِ مہر و وفا نیست در تبسم گل
بنال بلبل مسکیں کہ جائے فریاد ست — حافظ

اُردو (۱) ہوس نظارے کی اپنے دل حزیں میں رہے
نگاہ آنکھ سے نکلے تو دوربیں میں رہے

(۲) نوید امن ہے بیداد دوست جاں کے لئے
رہے نہ طرز ستم کوئی آسماں کے لئے — غالب

فارسی ۱۔ عاشقاں جاں فشاں کنند ہمہ
شاہداں کار جاں کنند ہمہ — خاقانی

(۲) اے وصال تو دل نواز ہمہ
وے فراق تو جان گداز ہمہ — شمس تبریز

اُردو (۱) درد منت کش دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا بُرا نہ ہوا — غالب

(۲) خشک بن اُبکی بار سبز ہوئے
موش دشتی کے خار سبز ہوئے — میر

عربی (۱) قَلَّ[1] أَنْ بَتْ مِنْ أَوْطَانِهَا وَ اسْتَمَرَّتْ
إِذْ رَأَتْ مَا تَهْوَاهُ مِنْ طَلَلِ

(۱) بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْعَقِيقِ مَعاً
إِذْ أَتَى رَاكِباً عَلَى جَمَلِهِ

(۲) مثمن مخبون محذوف مقطوع

مفاعلن۔ فعلاتن۔ مفاعلن۔ فعلن

فارسی (۱) حدیث عشق ز حافظ شنو نہ از واعظ
اگرچہ صنعت بسیار در عبادت کرد — حافظ

(۲) شکستہ طرف کلہ مست نازمی آئی
مگر بغارت اہل نیاز می آئی — نظیری

اُردو (۱) رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے — غالب

(۲) گئی ہے حد سے گزر شیخ کی نکونامی
گمان بد ہی کبھی اس طرف نہیں جاتا — حالی

---

[1] اس میں پہلا مصرعہ سالم اور دوسرا مزاحف ہے

عربی (۱) وَفُوَادِیْ کَعَھْدِہٖ لِسُلَیْمیٰ
فعلاتن - مفاعلن - فعلاتن
یَھْوٰی لَمْ یَحُلْ وَلَمْ یَتَغَیَّر
فعلاتن - مفاعلن - فعلاتن

(۳) مثمن ومسدس - مخبون مقطوع - مقبوض

(۱) مفاعلن - فَعِلاتن - مفاعلن - فَعِلات
(۲) فاعلاتن - مفاعلن - فَعِلات

نمبر ۱ فارسی ریا حلال شمارند وجام بادہ حرام
زہے طریقت وملت زہے شریعت وکیش حافظ

(۲) اگرچہ عرض ہنر پیش یار بے ادبی ست
زباں خموش ولیکن دہاں پر از عربی ست حافظ

اُردو (۱) وفور اشک نے کاشانہ کا کیا یہ رنگ
کہ ہوگئے مرے دیوار و در در و دیوار غالب

(۲) اگرچہ لعل بدخشاں ہیں رنگ ڈھنگ سے شوخ
یہ تیرے دونوں لبوں کا بھی کیا ہی رنگ ہے شوخ

نمبر ۲ فارسی گرچہ ما بندگان بادشہیم بہ، بادشاہانِ ملک صبح گہیم

اُردو (۱) مگر اس جاں بلب کی سن کے یہ بات
فعلاتن
ابھی ہو جاتی ہے حضور حیات

(۲) عشق ہے تازہ کار تازہ خیال
ہر جگہ اس کی اک نئی ہے چال — میر

(۴) مسدس - مخبون مقطوع - محذوف

فاعلاتن مفاعلن فعلن

فارسی (۱) دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری — سعدی

(۲) باخرابانیاں نشیں جامی
بگذر از صوفیاں طامانی — جامی

اردو (۱) تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا — مومن

(۲) آج دلبر کو خواب میں دیکھا
نور حق کا حجاب میں دیکھا — مست

عربی قَدْ سَمِعْنَا وَقَوْلُهُ نَعُدُ إِفْكٌ
مِنْ كَذُوبٍ كَذُوبٍ بِبَاغِي
صبا لوم کاذب تو روحشی طائع

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) رجز رمل یا رمل رجز مثمن و مسدس مخبون مقبوض
(۱) مفاعلن - فعلاتن - مفاعلن - فعلاتن

(۲) فاعلاتن - مفاعلن - فعلاتن - (مسدس)

(۳) فعلاتن - فعلاتن - مفاعلن

نمبر۱ فارسی
نسیم صبح سعادت بداں نشاں کہ تو دانی
خبر بکوئے فلاں بر - بداں زباں کہ تو دانی — حافظ

(۲) بہ بخش منصب فراشیم کہ آں سر کو را
بدیدہ خاک بروبم زگریہ آب افشانم — جامی

اُردو (۱) موافقت ہیں عناصر کے گر نفاق نہ ہوتا
فراق روح کا قالب سے اتفاق نہ ہوتا — زند

(۲) دلا یہ درد الم بھی تو مغتنم ہے کہ آخر
نہ گریۂ سحری ہے نہ آہ نیم شبی ہے

(۳) قضا نے تھا مجھے چاہا خراب بادۂ الفت
فقط خراب لکھا بس نہ چل سکا قلم آگے — غالب

نمبر۲ فارسی
سبزہا نو دمیدہ بار نیاید
تازہ شد باغ واں نگار نیاید — جامی

عربی
فخف اللہ واترک الزھو واذکر
موقف الخاطی بیوم الحساب — ابو العتاہیہ
(فاعلاتن)

نمبر۳ - فارسی: صنما روئے تو دیدم زخود شدم ــ گلے از باغ تو چیدم زخود شدم

اُردو - مجھے حاصل ہو جو تا کبھی فراغ دل ؛ تو ہے کیوں تپش و درد داغ دل

(۲) رمل رجز یا رجز رمل مسدس مخبون مشعث

فاعلاتن -- مفاعلن -- مفعولن

فارسی — وقت گل شد ہوائے گلشن دارم
ذوق جام مدام روشن دارم

عربی — یَبْتَدِرْنَ کَالسَّرَابِ وَقَدْ خَفَـ
فعلاتن
ـتَعْمَارُ مِنَ السَّرَابِ الْمُجَارِی
مفعولن

(۴) رجز متدارک مزاحف

قلیل الاستعمال بحریں

(۱) رجز متدارک مثمن۔ مخبون

مُسْتَفْعِلُن۔ فَعِلُن۔ مُسْتَفْعِلُن۔ فَعِلُن

فارسی — دانی چہ گفت مرا آں بلبل سحری
تو خود چہ آدمی کز عشق بے خبری

عربی (۱) — حتی انتہی الفرس الجاری وما وقعت
فی الارض من جیف القتلی حوافرہ

(۲) — لا تحقرن صغیرا فی مخاصمۃ
ان البعوضۃ تدمی مقلۃ الاسد

(۵) متقارب ہزج مزاحف

نادر الاستعمال بحر

(۱) متقارب ہزج مثمن مقبوض

فعولُ ۔ مفاعیلن ۔ فعول ۔ مفاعیلن

عربی (۱) تَقُولُ وَقَدْ مَالَ الغَبِیطُ بِنَا مَعاً — امرأ والقیس
عَقَرْتَ بَعِیرِی یَا امْرَءَ القَیْسِ فَانْزِلْ

(۲) فَلَا تَجْعَلِ الحُسْنَ الدَّلِیلَ عَلَی الفَتَی — فعولن
فَمَا کُلُّ مَصْقُولِ الحَدِیدِ یَمَانِی — فعولن

(۶) رمل متدارک مزاحف

نادر الاستعمال بحر

(۱) رمل متدارک مثمن مخبون

فَعِلاتُن ۔ فَعِلُن ۔ فَعِلاتُن ۔ فَعِلُن

فارسی — لب او آب بقا ۔ بخشش مایہ جان
قد او سرو سہی دہنش سرِّ نہاں

مشق (۱)

بحر ہزج سالم و مزاحف

سالم

فارسی (۱) اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را
بخال ہندویش بخشم سمرقند و بخارا را حافظ

(۲) بفکرت خواستم کز سر وحدت یابم آگاہی
خطاب آمد کہ از پیر مغاں خواہ انچہ می خواہی جامی

(۳) دل من پیر تعلیم ست و من طفل زباندانش
دم تعلیم سر عشر و سر زانو دبستانش خاقانی

اُردو (۱) چلا ہے او دل راحت طلب کیا شادماں ہو کر
زمین کوئے جاناں رنج دیگی آسماں ہو کر وزیر

(۲) سنبھلنے دے مجھے اے ناامیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے غالب

(۳) بھلا گل تو تو ہنستا ہے ہماری بے ثباتی پر
بتا روتی ہے کس کی ہستی موہوم پر شبنم سودا

(۴) کہاں تک دم بخود رہیئے نہ ہوں کیجیے
کہاں تک کھایئے غم کب تلک ضبطِ فغاں کیجیے مومن

عربی (۱) أَمَا فِی السِّتِّ وَالسِّتِّینَ مُونٍ دَاعٍ
إِلَى الْعُقْبٰی بَلٰی لَوْ کَانَ لِی عَقْلٍ

(۲) تَرَفَّقْ أَیُّهَا الْحَادِی بِعُشَّاقٍ
نَشَاوٰی قَدْ تَعَاطَوْا کَأْسَ أَشْوَاقٍ
جمع نشوان — تناولوا

مزاحف

فارسی (۱) دلم بروں شد از غمت ز دل بروں نشد
زبون شدم کہ بود کو ز دست غم زبوں نشد
(مفاعلن چار بار ملہ)

(۲) بیا جانب گلزار کہ گل آمد از خار
گہر آمد از کان و شکر آمد از نے — شمس تبریز
(مفاعیلُ۔ مفاعیلُ۔ مفاعیلُ۔ مفاعیلُ)

(۳) دلا در عشق رنج ما کشیدی ٭ کرم کردی و زحمتہا کشیدی
(مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ فعولن)

(۴) شمس الحق تبریزی با لفس نیامیزی
از خلق بپرہیزی از نفی یا اثبات آ
(مفعول۔ مفاعیلن دو بار)

(۵) بنام آنکہ نامش حرز جانہاست ٭ ثنائے جوہرش تیغ زبانہاست
(مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیل)

(۶) غریباں را دل از بہر تو خون ست
دل خویشاں نمی دانم کہ چون ست
(مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ مفاعیل)

(۷) دیدن و ز خود رفتن طرز آشنائیہا
پیش آں صنم بودن عالم جدائیہا
(فاعلن ۔ مفاعیلن ۔ فاعلن ۔ مفاعیلن)

(۸) چوں خاک شوم گر گزری سوئے مزارم
بوئے جگر سوختہ یابی ز غبارم — جامی
(مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن)

(۹) اقبالِ کرم می گزدار باب ہمم را
ہمت نخورد نیشترِ لا و نعم را — عرفی
(مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن)

(۱۰) آن کیست کہ شہرے ہمہ دیوانۂ او شد
مفتون شدۂ نرگسِ مستانۂ او شد
(مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل)

(۱۱) امروز نہ شاعرم حکیم دانندۂ حادث و قدیم
(مفعول ۔ مفاعلن ۔ فعولن)

(۱۲) زہے باغ زہے راغ کہ بشگفت زبالا
زہے صدر زہے بدر تبارک و تعالیٰ
(مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن)

(۱۳) غریباں را دل از بہر تو خون ست
دل خویشاں نمیدانم کہ چون ست
(مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ مفاعیل)

اُردو (۱) جلووں کا تقاضا ہے جلنے کا تہیّا ہے
یہ دل ہے کہ موسیٰ ہے سینہ ہے کہ سینا ہے — حفیظ جالندھری
(مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفعولن)

(۲) بھولا ہوں جہاں کو میں سرشار اِسے کہتے ہیں
مستی سے نہیں غافل ہشیار اِسے کہتے ہیں
(مفعول ۔ مفاعیلن دوبارہ)

(۳) دیکھیے خدا کب تک پھر وہ دن دکھاتا ہے
یار کو ان آنکھوں سے غیر پر خفا دیکھیں — مومن
(فاعلن ۔ مفاعیلن ۔ فاعلن ۔ مفاعیلن)

(۴) در پردہ انھیں غیر سے ہے ربطِ نہانی
ظاہر کا یہ پردہ ہے کہ پردہ نہیں کرتے — غالب
(مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن)

(۵) کیفیتِ چشم اُس کی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں
(مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن)

(۶) نہ ہم مستوں کا دل سے ایک نعرہ
نہ زاہد کی نماز پنج گانہ ،، ،،
(مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ فعولن)

(۷) تمناؤں میں اُلجھا یا گیا ہوں
کھلونے دیکے بہلایا گیا ہوں — شاد عظیم آبادی
(مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ فعولن)

(۸) لذت جو ہے اپنے شعر تر میں
ہوتا ہے مزا یہ کس ثمر میں
(مفعول ۔ مفاعلن ۔ فعولن)

عربی (۱) سَقَاهَا اللّٰہُ غَیْثاً ،، مِنْ اِلَوسْمِیْ رَیّا
(مفاعلن ۔ مفاعیلن) مطہر الربیع سیراب شدن

(۲) فَقُلْتُ لَا تَخَفْ شَیْئًا ،، مَا عَلَیْکَ مِنْ بَاسٍ
(مفاعیلن ۔ فعولن)

(۳) وَطَالَمَا وَطَالَمَا وَطَالَمَا ،، کَفَیٰ بِکَفِّ خَالِدٍ مَخُوفَهَا
(مفاعلن ۔ مفاعلن ۔ مفاعلن)

مشق (۲)
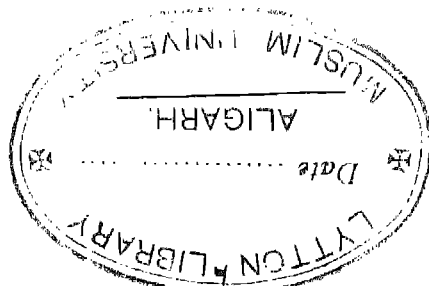
بحر رجز سالم و مزاحف

سالم

فارسی (۱) عید است و ساقی در قدح صہبا ز مینا ریختہ — قاآنی

در گوہرِ الماس گوں لعلِ مصفیٰ ریختہ

(۲) داؤد گفتش اے بادشا چوں بے نیازی تو ز ما

حکمت چہ بود آخر ترا در خلقتِ ہر دو سرا

(۳) حق گفتش اے مرد زماں گنجے بدم من در نہاں — شمس تبریز

خستم کہ تا پیدا شود آں گنج در ویرانہا

اردو (۱) یہ جوش نسرین و سمن یہ لالہ و گل کا چمن — ذوق

گلشن میں گویا چھا گیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲) بیٹھے جہاں ہیں غیر سب مجھکو بلاتے ہو عبث — انشا

دل کو کڑھا کر اور بھی جی کو جلاتے ہو عبث

عربی (۱) شَمسٌ بَدَت اَم وَجہُ لَیلیٰ مُشرِقٌ

مِن جِیدِہا نُورُ الثُّرَیّا بارِقٌ

(۲) مَا خِلتُ اَنَّ الدَّہرَ یُثنِینِی عَلیٰ

ضَرّاءَ ما یَرضیٰ بِہا ضَبُّ الکُدیٰ

سنگ سخت — جمع کدیہ۔ زمین سخت

مزاحف

فارسی (۱) نفخ منم، صور منم، قرب منم، دور منم
واصل و مہجور منم، دور مشو، دور مشو — شمس تبریز
(مفتعلن چار بار)

(۲) در صف منکراں کنم دعویٔ عشق و زندہ ام
تلخی حرف حق چہ شد آں ہمہ گیر و دار کو — حزیں
(مفتعلن۔ مفاعلن دو بار)

(۳) چند بہ زہد صوفیا گوش بہ بانگ نے نہی
حالت وجد بایدت نالۂ زار من شنو — جامی
(مفتعلن۔ مفاعلن دو بار)

(۴) خوں شد دل دیوانہ ام زلفت بہ بازی ہمچناں
آخر رسید افسانہ ام شب را درازی ہمچناں
(مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلان)

اردو (۱) دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں رلائے کیوں ؟
(مفتعلن مفاعلن دو بار) — غالب

(۲) تا کہ یہ گبر اور ہنود۔ طاق پرست یوں باز
چھوڑ دیں شرک پوجنا آتش و آب و باد و خاک — ذوق
(مفتعلن۔ مفاعلان دو بار)

(۳) دُنیا و دیں کے جانب میلان ہو تو کیسے
کیا جانئے کہ اس بن دل ہے کدھر ہمارا — میرؔ
(مستفعلن فعولن دو بار)

عربی (۱) مَا وَلَدَتْ وَالِدَةٌ مِنْ وَلَدٍ
أَكْرَمَ مِنْ عَبْدِ مَنَافٍ حَسَبًا
(مفتعلن تین بار)

(۲) إِنَّ الشَّبَابَ وَالْفَرَاغَ وَالْجِدَه
مَفْسَدَةٌ لِلْمَرْءِ أَيُّ مَفْسَدَه
للتعجب
(مُسْتَفْعِلُنْ ـ مُفَاعِلُنْ ـ مُفَاعِلُنْ)
(مُفْتَعِلُنْ ـ مُسْتَفْعِلُنْ ـ مُفَاعِلُنْ)

(۳) وَالنَّفْسُ مِنْ أَنْفَسِ شَيْءٍ خُلِقَا
فَكُنْ عَلَيْهَا مَا حَيِيتَ مُشْفِقَا
(مُسْتَفْعِلُنْ ـ مُفْتَعِلُنْ ـ مُفْتَعِلُنْ)
(مُفَاعِلُنْ ـ مُسْتَفْعِلُنْ ـ مُفَاعِلُنْ)

مشق (۳)

بحر رمل سالم

فارسی (۱) ترکِ چشمِ او کند ساکن دلِ بیتاب مارا
زندگانی کشتن آتش بود سیماب مارا

اُردو (۱) تیرے دیوانے کی خاطر زلف کی زنجیر سے اب
اے پری جوشِ جنوں میں کچھ تو زیور چاہیے ہے

(۲) رنج اُٹھا کر دل پھنسا کر رہ چاملا دشمن سے دلبر

عربی یَا خَلِیلِی اَعْذِرَانِی اِنَّنِی مِن
حُبِّ سَلْمَی فِی اِکْتِئَابٍ وَانْتِحَابٍ
حزن بکا

مزاحف

فارسی (۱) یوسفِ مصرِ جمالی در فراقت عیب نیست
عاشقان گر گریہ ہمچوں پیرِ کنعانی کنند
(فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلات)

(۲) اے دلِ غافل زمانے از گریباں سر برآر
نیستی از مور کم از شوقِ شکر سر برار صائب

(۳) چوں رہد مسکیں دلم زاں جعد خم در خم کہ ہست جامی
ہر خمے صد حلقہ و ہر حلقۂ بندے دگر
(فاعلاتن۔ فاعلاتن فاعلاتن۔ فاعلن)

(۴) بس کہ در جانِ فگار و چشمِ بیدارم توئی
ہر کہ پیدا می‌شود از دور پندارم توئی — جامی

ایضاً

(۵) لغزشِ مستانہ در رفتار و جامِ مے بکف — فرد
رخصت اے تقوی کہ یار آمد بسامانِ دگر

ایضاً

(۶) عاشق از پردہ اغیار چہ پروا دارد
آتش از سرزنش خار چہ پروا دارد

ایضاً

(۷) اے دل آن بہ کہ خراب از مۓ گلگوں باشی
(فاعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلن)
بے زر و گنج بصد حشمتِ قاروں باشی
(فاعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلن)

(۸) بہ ملازمانِ سلطاں کہ رساند ایں دعا را
کہ بشکر بادشاہی ز نظر مران گدا را — حافظ
(فعلات ۔ فاعلاتن ۔ فعلات ۔ فاعلاتن)

(۹) تو اگر ز کعبہ راندی دگر از کنشت مارا — نظیری
غم بندہ پرور تو بہ درے بہشت مارا
(فعلات ۔ فاعلاتن ۔ فعلات ۔ فاعلاتن)

(۱۰) بمناجات بُدم دوش زمانے بہ سجود — شمس تبریز
دیدہ پُر آب و بجانم تفِ آتش زدہ بود
(فَعِلاتن ۔ فَعِلاتن ۔ فَعِلاتن ۔ فَعِلات)

(۱۱) دوش دیدم کہ ملائک درِ میخانہ زدند — حافظ
گِلِ آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند
(فَعِلاتن ۔ فَعِلاتن ۔ فَعِلاتن ۔ فَعِلات)

(۱۲) صبحدم مُرغِ چمن با گُلِ نو خاستہ گفت
نازکم کن کہ دریں باغ بسے چوں تو شگفت — حافظ
(فاعِلاتن ۔ فَعِلاتن ۔ فَعِلاتن ۔ فَعِلات)

(۱۳) حُسن گویند کہ چوں دیدہ شود دل برباید — شوریدہ
تو بدیں حُسن دل از دیدہ و نادیدہ رُبائی
(فاعِلاتن ۔ فَعِلاتن ۔ فَعِلاتن ۔ فَعِلاتن)

اُردو (۱) دہر میں کیا کیا ہوئے ہیں انقلاباتِ عظیم — شادؔ عظیم آبادی
آسماں بدلا ۔ زمیں بدلی ۔ نہ بدلی خوئے دوست
(فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلات)

(۲) فصلِ گُل ہے کو بکو چلّا رہے ہیں مے فروش — ایضاً
بادۂ رنگیں بیادِ ساقیٔ کوثر بنوش
ایضاً

آ گیا پیغام دلبر عاشق مضطر کے پاس
(۳) نکہت یوسف گئی یعقوب پیغمبر کے پاس — رند

ایضاً

(۴) ہے نگاہِ لطف دشمن پر تو بندہ جائے ہے
یہ ستم اے بے مروت کس سے دیکھا جائے ہے — مومن

(فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن)

(۵) حق تو یہ ہے یہ انانیت عجب غماز ہے
قصہ پہنچا یا زبانِ دار تک منصور کا

(فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن)

(۶) ناوک انداز جدھر دیدۂ جاناں ہونگے
نیم بسمل کئی ہونگے کئی بیجاں ہونگے — مومن

(فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فعلن)

(۷) کھل گیا عشق صنم طرزِ سخن سے مومن
اب چھپاتے ہو عبث ۔ بات بناتے کیوں ہو

(فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فعلن)

(۸) گھر ہمارا جو نہ روتے بھی تو ویراں ہوتا
بحر گر بحر نہ ہوتا تو بیاباں ہوتا — غالب

(فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فعلن)

---

(۹) اُس روانی سے ذرا خنجر بیداد رہا
بارے اکدم اثر نالہ و فریاد رہا — مومن
(فاعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلاتن فعلن)

(۱۰) مست جاتے ہیں خرابات سے مسجد کی طرف
راہ مخدوش ہے اللہ نگہبان ان کا — شاہ عظیم آبادی
(فاعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلن ۔

(۱۱) گنہ و جرم پہ بھی کرتا ہے تو رزق رسانی
ترے الطاف سے محروم نہ میخوار نہ زانی
(فعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلاتن)

(۱۲) دلِ مضطرب کا دیکھا عجب اضطراب اُلٹا
ہوا اور مضطر اُس نے جو ذرا نقاب اُلٹا
(فعلات ۔ فاعلاتن ۔ فعلات ۔ فاعلاتن)

عربی (۱) اَوْعِدُوْنِی اَوْعِدُوْنِی وَامْطُلُوا
حُکْمُ دِیْنِ الْحُبِّ دِیْنِیْ اَلْحُبُّ لِیْ
(فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن) (مسدس)

(۲) جَاءَ بَدْرٌ کَامِلٌ قَدْ کَدَّرَ الشَّمْسَ الضُّحٰی
لَوْرَأَتْ فِیْ جُنْحِ لَیْلٍ اَوْنَهَارٍ خُوْشَ نَا
(فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن)

(۳) لَیْسَ یَرْجُو اللّٰہَ اِلَّا خَائِفٌ مَنْ رَجَا خَافَ وَمَنْ خَافَ رَجَا
(فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن) (فاعلاتن ۔ فعلاتن فعلن ۔)

(۴) إِنَّمَا بَدْرُ بْنُ عَمَّارٍ سَحَابٌ ۔ هَطِلٌ فِيهِ ثَوَابٌ وَعِقَابٌ
(فَاعِلَاتُن ۔ فَاعِلَاتُن ۔ فَاعِلَاتُن) متنبی
فِعِلَاتُن ۔ فِعِلَاتُن ۔ فِعِلَاتُن)

(۵) مَا رَأَيْتُ الْعَيْشَ يَصْفُو لِأَحَدٍ ابوالعتاہیہ
دُونَ كَدٍّ وَعَنَاءٍ وَنَكَدٍ
(فَاعِلَاتُن ۔ فَاعِلَاتُن ۔ فَعِلُن)

مشق (۴)

بحر متقارب سالم و مزاحف

سالم

فارسی (۱) شب قدر باشد دلِ عاشقاں را حزیں
سواد سر زلف عنبر فشانت

(۲) در آئی در آیم بگیری بگیرم شمس تبریز
بگوئی بگویم علامات مستاں

(۳) ز شرم رخت لالہ را داغ بر دل
ز رشک قدت سرو را پائے در گل

اردو (۱) نہ دیکھا جو کچھ جام میں جم نے اپنے سودا
سو یک قطرہ مے میں ہم دیکھتے ہیں

(۲) کسی کا ہو آج کل تھا کسی کا
نہ ہے تو کسی کا نہ ہوگا کسی کا — مومن

(۳) ترے ہجر میں زندگی جاں گسل ہے
یہی پھول سا دل کلیجہ پہ سل ہے — شاد عظیم آبادی

عربی (۱) وَکَانَا اَزْمَانًا شَبِیْبَہُ عِنَانٍ
مَضِیْعَۃٍ لِبَانِ خَلِیْلَۃٍ صَفَاءِ

(۲) سَلَامٌ عَلٰی مَنْ قَبْرُہُ بِنَاحَمَاھَا
فَمَا مُسْحَا فُوَادِی لِعَانِی بِلَاھَا

مزاحف

فارسی (۱) چو معشوق رندست و مے می خورد — جامی
اگر عاشقی پارسائی مکن
(فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ۔ فعل)

(۲) خدایا جہاں پادشاہی تراست — جامی
زما خدمت آید خدائی تراست
(فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ۔ فعول)

(۳) ز سرِ عشق تو بود ساکن زبان ارباب شوق لیکن
زہیز بانی غم نہانی چنانکہ دانی شدہ آشکارا
جامی

(۴) زہے دو زُلفت کہ بر گلِ تر فگندہ سنبل نشاند عنبر
لب چو قندت نبات و شکر قدِ بلندت سہی صنوبر
(فعولُ ۔ فِعلُن ۔ سولہ بار)

(۵) زہے دو چشمت بخون مردم کشادہ تیر و کشیدہ خنجر
رُخِ چو ماہت صباح دولت خطِ سیاہت شب معنبر
(فَعُولُن ۔ فِعلُن ۔ سولہ بار)

(۶) امروز مستم مجنوں پرستم
بگرفت دستم دستِ خدائی — شمس تبریز
(فِعْلُن ۔ فَعُولُن ۔ فِعلُن ۔ فَعُولُن)

(۷) سوختہ جانم ز آتشِ دوری ؛ بے تو ندانم چیست صبوری
(فعلُ ۔ فعولُن ۔ فعلُ ۔ فعولُن)

اُردو (۱) خیالِ اجل سے تسلی کروں ؛ وہ طاقت بھی جانِ حزیں ہو چکی
(فعولُن ۔ فعولُن ۔ فعولُن ۔ فعلْ) — مومن

(۲) کدھر ہے تو اے ساقیِ گلعذار
مرا غم سے دل ہو گیا خار خار
(فعولُن ۔ فعولُن ۔ فعولُن ۔ فعول)

(۳) ہمیں غرض کیا کہ جائینگے ہم حرم کو اے شیخ بتکدے سے
یہیں بتوں میں خدا کا اپنے ظہورِ قدرت نہ دیکھ لینگے
(فعولُ ۔ فِعلُن ۔ سولہ بار) — ذوق

(۴) تری گلی میں پہنچ گئے ہم تو یاد رکھ عمر بھر رہینگے
یہی تو دنیا میں اک جگہ ہے ملے گا موقع تو مر رہینگے
(فعول فعلن سولہ بار)

(۵) پچھلے پہر اٹھ اٹھ کے نمازیں
ناک رگڑنی سجدے پہ سجدے

(۶) جو نہیں جائز اس کی دعائیں
اُف ری جوانی ہائے زمانے — شاد عظیم آبادی
(فعْلُ فعولن سولہ بار)

عربی (۱) أَفَادَ فَجَادَ وَسَادَ فَزَادَ
وَقَادَ فَذَادَ وَعَادَ فَأَفْضَلَ
(فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ) فعولن

(۲) تَلَقَّ إِلَّا مُؤْسِرٍ بِصَبْرٍ جَمِيلٍ وَصِلْ رِزْحِيبِ وَحَلِّ الحَرَجِ
فعولن فعولُ فعولن فعولن ،، فعولن فعولن فعولن فعل

(۳) لَوْلَا خِدَاشٌ أَخَذْتُ جِمَالَا
فعلن فعولن فعولُ فعولن)
تِ بَكْرٍ وَلَمْ أُعْطِهِ مَا عَلَيْهَا
فعولن فعولن فعولن فعولن)

عہ خداش ایک شخص کا نام ہے ۔جمالات جمع جمالۃ اور وہ جمل کی جمع ہے ۔

(۴) قُلْتُ بِسَدَادٍ لَّمَنْ جَاءَنِي
فَعُلْ ـ فَعُولُنْ ـ فَعُولُنْ ـ فَعَلْ ـ
فَاَحْسَنْتُ قَوْلًا وَاَحْسَنْتُ رَاْيًا
فَعُولُنْ ـ فَعُولُنْ ـ فَعُولُنْ ـ فَعُولُنْ ـ

(۵) أَيَلْهُو وَيَلْعَبُ مَنْ نَفْسُهُ
فَعُولُنْ ـ فَعُولُ ـ فَعُولُنْ ـ فَعَلْ ـ
تَمُوتُ وَ مَنْسِلُهُ يُخْرَبُ — ابوالعتاہیہ
فَعُولُ ـ فَعُولُ ـ فَعُولُنْ ـ فَعَلْ

(۶) تَنَافَسَ فِي جَمْعِ مَالٍ حُطَامُهُمْ
فَعُولُ ـ فَعُولُنْ ـ فَعُولُنْ ـ فَعُولُنْ
وَكُلٌّ مِنْ دُوَلٍ وَكُلٌّ يَبِيدُ — ابوالعتاہیہ
فَعُولُ ـ فَعُولُ ـ فَعُولُ ـ فَعُولُ ـ

مشق (۵)

بحر کامل سالم

فارسی (۱) زخدنگہائے جفائے تو چہ قدر خوشم کہ ہنوز ازاں
زدلم نکردہ یکے گذر زقفائے آں دگرے رسد
جامی

(۲) بہ صنوبرِ قدِ دل کشے اگر اے صبا گذرے کنی جمال الدین حسین
بہ ہوائے جانِ حزینِ من دلِ خستہ را خبرے کنی

اُردو (۱) وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو مومن
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

(۲) جو چمن میں گذرے تو اے صبا تو یہ کہیو بلبلِ زار سے جرأت
کہ خزاں کے دن بھی ہیں سامنے نہ لگانا دل کو بہار سے

عربی (۱) عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّهَا فَمُقَامُهَا معلقہ لبید
بِمِنًى تَأَبَّدَ غَوْلُهَا فَرِجَامُهَا

(۲) وَهُوَ اُجِلُّ ۔ وَصَوَا اُهِلُّ ۔ وَمَنَاصِلُ متنبی
زمین وسیع اسپ شمشیر
وَذَوَابِلُ وَتَوَعُّدٌ وَتَهَدُّدٌ
نیزے دھمکی

مشق (۶)

بحر وافر مزاحف

عربی اَتَعْصِیُ اللّٰہَ وَهُوَ یَرَاکَ جَهْرًا ۔ وَتَنْسٰی فِیْ غَدٍ حَقًّا لِقَاہُ ابوالعتاہیہ
(مُفَاعِیلُنْ ۔ مُفَاعَلَتُنْ ۔ فَعُوْلُنْ ۔ ۔ مُفَاعِیلُنْ مفاعیلن فعولن

لہ وہ گھر منیٰ کے جن میں چند روز اور دیر تلک قیام رہا سب مٹ مٹا گئے اور
اُسکے مواضع غول اور رجام اُجڑ گئے۔

مشق (۷)

بحر متدارک

سالم

فارسی

آن صنم کز غمش جان و دل گشت خون
نے عجب گر چکید اشکِ من لالہ گون

اُردو

فوج عصیاں نے گھیرا ہے ہر سمت سے
توبہ کس طرح پہونچے گنہگار تک — منیر

مزاحف

فارسی

دیدم مستش جستم دستش
آسان آسان فی ستر اللہ — شمس تبریز

(فِعِلُن - فِعْلُن - فِعْلُن - فِعِلُن)

اُردو (۱) مرا دشمن اگرچہ زمانہ رہا
ترا یوں ہی ہیں دوست یگانہ رہا

(فِعِلُن - فَعِلُن - فَعِلُن - فِعِلُن)

(۲) یہ ستم تو ستم میں ستم ہی نہیں یہ جفا تو جفا میں جفا ہی نہیں
کئے ظلم ہزاروں نئے سے نئے کبھی شکوہ تو میں نے کیا ہی نہیں

(فَعِلُن - فَعِلُن - فِعِلُن - فَعِلُن) (سولہ بار)

(۳) کیا بے طاقت ہوتا ہے ؛ ہر دم جی رخصت ہوتا ہے   میر

(۴) جو ہو نجد کے بن میں گزر میرا کہیے کانٹوں سے جسم نزار مرا
کرو عضو ہر ایک فگار مرا تمھیں قیس کے برہنہ پا کی قسم   گویا

(فعلن اور فعلن دونوں ملے ہوئے ہیں)

عربی (۱) اَہلُ الدُّنیا کُلٌّ فِیہَا ؛ نَقْلاً ۔ نَقْلاً ۔ دَفْنًا ۔ دَفْنًا

(فعلن چار بار)

(۲) اَھٰذَا دَارُھُمُ اقْفَرَتْ ؛ اَمْ زَبُورٌ مَحَتْہُ الدُّھُورُ
جمع زبر بمعنی مکتوب

(فعولن ۔ فاعل ۔ فاعلن) (فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلان)

مشق (۸)

رجز مرکب مزاحف (۱)

فارسی (۱) صید کنان مرکب نوشیرواں
دور شد از کوکبۂ خسرواں

(مفتعلن ۔ مفتعلن ۔ فاعلات)

(۲) مردمہ جا بہ سر کار بہ ؛ شخص معطل خجل و خوار بہ

قطرہ زفیض تو گہر می شود
خاک بتاثیر تو زر می شود

(مفتعلن ۔ مفتعلن ۔ فاعلن)

(۴) اے نازنین در کوئے ما گزر کن
اے مہ جبین بر روئے ما نظر کن
(مُستفعِلن۔ مُستفعلن۔ فعولن)

اُردو (۱) مَیں نے کیا تجھ پہ دل و جان نثار — طالب
تو نہ ہوا ہائے دل و جان سے یار
(مُفتعلن۔ مُفتعلن۔ فاعلات)

(۲) دیکھا دمِ نزعِ دلارام کو ہائے عید ہوئی ذوق وے شام کو
(مُفتعلن۔ مُفتعلن۔ فاعلن)

عربی (۱) یُقَلِّبُ الاِنسانُ فی نفسِہٖ — ابو العتاہیہ
مُفاعِلن۔ مُستفعلن۔ فاعلن

اَمرًا وَیا باہ علیہ انفسہُ
مُستفعِلن۔ مُستفعلن۔ فاعلن۔

(۲) مَن طَلَبَ العِزَّ لِیَبقیٰ بِہٖ — ایضاً
مُفتعلن۔ مُفتعلن۔ فاعلن

فَاِنّ عِزَّ المَرءِ وَتَقویٰ اہُ
مفاعِلن۔ مستفعلن۔ فعلن

(۳) آمَنتُ بِاللّٰہِ وَ ایقَنتُ
مستفعلن۔ مفتعلن۔ فاع
وَ اللّٰہ حَسبی حیثُما کُنتُ
مستفعلن۔ مستفعلن۔ فاع۔

(۴) اَلدّٰارُ وَحشٌ وَ الرُسُومُ کَمَا
مُستفعلن مُستفعلن ۔ فَعِلن ۔
رَقَّشَ فِی ظَہرِ الاَدِیمِ قَلَمٗ
مفتعلن ۔ مستفعلن ۔ فَعِلن

رجز مرکب مزاحف (۲)

فارسی (۱) بہر تو ام منتظر چشم براہ اے نگار
جان من آمد بلب چند کشم انتظار
(مُفتعلن ۔ فاعلن مُفتعلن ۔ فاعلات)

(۲) سُنتِ عُشاق نیست دل بہوس داشتن
قالب خاکی چہ باد ہمرہ خس داشتن
(مفتعلن ۔ فاعلات مُفتعلن ۔ فاعلن)

(۳) بخت جوان دارد آں کہ باتو قرین ست
پیر نگردد کہ در بہشتِ برین ست
(مُفتعلن ۔ فاعلات مُفتعلن ۔ فاع)

(۴) دیدۂ اہلِ طمع بہ نعمت دُنیا
پر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم
(مُفتعلن ۔ فاعلات مُفتعلن ۔ فع)

اُردو (۱) کیوں نہ میں قربان ہوں جب وہ کہے ناز سے — نزاکت
ہم کو جفا کا ہے شوق اہلِ وفا کون ہے
(مُفتعلن ۔ فاعِلات ۔ مُفتعلن ۔ فاعِلن)

(۲) کوئی نہیں آس پاس خوف نہیں کچھ — انشا
ہوتے ہو کیوں بے حواس خوف نہیں کچھ
(مُفتعلن ۔ فاعلات ۔ مُفتعلن ۔ فع)

عربی (۱) عَجِبْتُ لِلنَّارِ نَامَ رَاهِبُهَا — ابو العتاہیہ
عَجِبْتُ لِلْخُلْدِ نَامَ رَاغِبُهَا
(مفاعلن ۔ فاعِلاتُ ۔ مُفتعلن)

(۲) مَا الْمَرْءُ إِلَّا بِحُسْنِ مَنْ صَحِبَهُ
سِرًّا وَ جَهْرًا أَوْ عَدْلِ قِسْمَتِهِ
(مُستفعلن ۔ فاعِلاتُ مُفتعلن)

(۳) حَسْبُكَ مَا قَدْ أَتَيْتَ مُعْتَمِدًا
فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ثُمَّ لَا تَعُدْ
مُستفعلن
(مُفتعلن ۔ فاعِلاتُ ۔ مفتعلن)

(۴) لَوْ كُنْتَ تَدْرِي مَا ذَا يُرِيْدُ بِكَ
مُستفعِلن ۔ مفعولاتُ ۔ مفتعلن)
الْمَوْتُ لَا يَلِي جَفُوْنَكَ السَّهَدُ
بیداری — ورشودہ کردیتی
(مُفتعلن ۔ فاعِلاتُ ۔ مفتعلن)

مشق (۹)

بحر رمل ۔ رجز ۔ مزاحف

فارسی (۱) اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی
مگر ایں پنج روز در یابی
(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعِلن)

(۲) تا بہ گلشن ترا گذر افتاد ٭ سرو از پائے خود بسر افتاد
(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلان)

(۳) ساقیا تو بہ را قلم درکش ٭ بر در میکدہ علم درکش خاقانی
(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۴) ہر شب از شوق جامہ پارہ کنم
عاشقم ۔ عاشقم چہ چارہ کنم
(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

اُردو (۱) واعظا چھوڑ ذکر نعمت خلد ٭ کر شراب و کباب کی باتیں
(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن ۔ یا فعلن)

(۲) شکن زلف عنبریں کیوں ہے
نگہ چشم سرمہ سا کیا ہے
(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۳) امتحاں کے لئے جفا کب تک
التفات ستم نما کب تک — مومن
(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

عربی (۱) لَیْتَ شِعْرِی اَھَلُ ثُمَّ اَھْلُ آتَیْتُھُمْ
(فاعلاتن ۔ مستفعلن ۔ فاعلاتن)
اَمْ یَحُولُنَّ مِنْ دُوْنِ ذَاکَ الرَّدِی
(فاعلاتن ۔ مستفعلن ۔ فاعلن)

(۲) مِنْ تُرَابٍ خُلِقْتَ لَا شَکَّ فِیْہِ
(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فاعلاتن)
وَغَدًا اَنْتَ صَائِرٌ لِلتُّرَابِ — ابو العتاہیہ
(فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فاعلاتن)

(۳) فَلَعَمْرِی لَرُبَّ یَوْمٍ قَنُوْطٍ
یاس
(فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلاتن)
قَدْ اَتَی اللّٰہُ بَعْدَہُ الْغِیَاثُ — ایضاً
فریاد رسی
(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فاعلاتن)

(۴) وَرَدُوْا کُلُّھُمْ حِیَاضَ الْمَنَایَا
(فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فاعلاتن) — ایضاً
ثُمَّ لَمْ یَصْدِرُوْا عَنِ الْاِیْرَادِ
(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ مفعولن)

(۵) وَالمَنَایَا تَاتِی عَلَی کُلِّ شَیٍٔ — ابو العتاہیہ

(فاعلاتن ۔ مستفعلن ۔ فاعلاتن)

وَالبَلی مِن جَدِیدِ کُلِّ جدایل

(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فاعلاتن)

(۶) بَینَمَا نحنُ فِی العقیق مَعًا

(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

اِذْ اَتَی رَاکِبٌ عَلَی جَمَلِہٖ

(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

مشق (۱۰)

بحر رجز ۔ رمل ۔ مزاحف

فارسی (۱) سخن ز روضۂ رضوان بکوئے یار کشد — غالب

چو جادہ کہ ز صحرا بہ لالہ زار کشد

(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۲) کسی نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی — خسرو

مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۳) ہمائے بر ہمہ مرغاں ازاں شرف دارد

کہ استخواں خورد و طائرے نیاز ارد

(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۴) گہے کہ وقت عِلاج دماغ من باشد
نسیم در یمن و نافہ در ختن باشد — نظیری
(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۵) سرشک نیست کہ از چشم زار لرزد و ریزد
دل من است کہ از درد یار لرزد و ریزد
(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلاتن)

(۶) مکن بنامہ سیاہی ملامت من مست
کہ آگہ ست کہ تقدیر بر سرش چہ نوشت — حافظ
(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلات)

(۷) عزیز مصر برغم برادران غیور
ز قعر چاہ بر آمد باوج ماہ رسید — حافظ
(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلات)

اُردو (۱) جنوں کی پردہ دری سے جہاں میں زیر فلک
کسی طرح سے مرا راز دل نہاں نہ رہا — غالب
(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۲) صدا تپش پہ تپش ہے دل تپاں کے لئے
ہمیشہ غم پہ ہے غم جانِ ناتواں کے لئے — ذوق
(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۳) شب وصال میں دل پر قلق ابھی سے ہے
سحر ہے دور مرا رنگ فق ابھی سے ہے
(مُفاعلن - فَعلاتن - مفاعلن - فعلن)

(۴) عجب نشاط سے جلّاد کے چلے ہیں ہم آگے
کہ اپنے سایہ سے سر پاؤں سے ہے دو قدم آگے — غالب
(مُفاعلن - فعلاتن دو بار)

(۵) نہیں ہے سایہ کہ سُنکر نوید مقدم یار
گئے ہیں چند قدم پیشتر در و دیوار
(مُفاعلن - فَعلاتن - مفاعلن - فَعلات) فعلان

عربی (۱) تَمُوتُ فَرْدًا وَتَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا — ابوالعتاہیہ
مُفاعلن - فاعلاتن مُستفعلن - فعلاتن

(۲) بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مَتْبُولُ — بانت سعاد
مُتَيَّمٌ اِثْرَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُولُ
(مستفعلن - فَعِلن - مستفعلن - فعلن -)

مشق (۱۱)

بحر ہزج - رمل مزاحف

فارسی (۱) یک پائے در خرابات پائے دگر بہ مسجد
یک دست رہن ساغر یک دست در دعایم
(مفعول - فاعلاتن - مفعول - فاعلاتن)

(۲) از خون دل نوشتم نزدیک یار نامہ — حافظ
انی رائیت دھرا من ہجرک القیامۃ
(مفعول - فاعلاتن - مفعول - فاعلاتن)

(۳) از ورزش جفایش دل را چو سنگ کردیم
با یار آہنیں دل سامان جنگ کردیم
(مفعول - فاعلاتن - مفعول فاعلیان)

(۴) صوفی بیا کہ آئینہ صاف ست جام را
تا بنگری صفائے مے لعل فام را — حافظ
(مفعول - فاعلات - مفاعیل - فاعل)

(۵) بحر یست بحر عشق کہ ہیچش کنارہ نیست
آنجا جز اینکہ جاں بسپارند چارہ نیست — //
(مفعول - فاعلات - مفاعیل - فاعلات)

نوٹ: یہاں ت ساقط ہو گئی ہے

(۹) اے مرتفع ز نسبت ذات تو شان علم
کلک گہر فشانِ تو رطب اللسان علم
(مفعولُ - فاعلاتُ - مفاعیلُ - فاعلات)

اُردو (۱) ہم ہیں غلام اُن کے جو ہیں وفا کے بندے
اس کو یقین جانو گر ہو خدا کے بندے
(مفعولُ - فاعلاتن - مفعولُ - فاعلاتن)

(۲) مرتا نہیں ہوں کچھ میں اس سخت دل کے ہاتھوں
پستا ہوں آپ اپنے کمبخت دل کے ہاتھوں ہی
میر درد (مفعولُ - فاعلاتن - مفعول - فاعلیان)

(۴) کیوں جل گیا نہ تاب رُخِ یار دیکھ کر
جلتا ہوں اپنی طاقتِ دیدار دیکھ کر غالب
(مفعولُ - فاعلاتُ - مفاعیل - فاعلن)

(۵) (ب) کل تم جو بزم غیر میں آنکھیں چرا گئے
کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے مومن
(مفعولُ - فاعلاتُ - مفاعیلُ - فاعلن)

(۶) نہلا دیا عدو کو لہو میں لسان تیغ
میری زبان کے آگے چلے کیا زبان تیغ ״
(مفعولُ - فاعلاتُ - مفاعیلُ - فاعلات)

مشق (۱۲)

بحر رجز متدارک مزاحف

عربی (۱) مَا النَّاسُ اِلَّا مَعَ الدُّنْیَا وَصَاحِبِهَا
(مستفعلن ۔ فاعلن ۔ مستفعلن ۔ فَعِلن)
فَکَیْفَ مَا انْقَلَبَتْ یَوْمًا بِہٖ انْقَلَبُوْا — ابوالعتاہیہ
(مفاعلن ۔ فَعِلن ۔ مستفعلن ۔ فعلن)

(۲) اِیَّاکَ وَالْبَغْیَ وَالْبُھْتَانَ وَالرِّیْبَۃ
وَالشِّرْکَ وَالْکُفْرَ وَالطُّغْیَانَ وَالْغِیْبَہ — شک — ابوالعتاہیہ
(مستفعلن ۔ فاعلن ۔ مستفعلن ۔ فعلن)

(۳) وَ اِنَّ لِلدَّھْرِ لَوْ یُحْصٰی تَقَلُّبُہٗ — انقلاب
مفاعلن ۔ فاعلن ۔ فعلن ۔ مستفعلن ۔
فِیْ کُلِّ طَرْفَۃِ عَیْنٍ مِنْکَ تَقْلِیْبَۃ — ابوالعتاہیہ
مستفعلن ۔ فعلن ۔ مستفعلن فعلن ۔

مشق (۱۳)

بحر رمل متدارک مزاحف

عربی (۱) مَا اَشَدَّ الْمَوْتَ جِدًّا حَقًّا، مَا وَرَاءَ الْمَوْتِ حَقًّا اَشَدُّ
فاعلاتن ۔ فاعلن ۔ مفعولن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن ۔ فاعلاتن

(۲) یَا وَمِیْضَ الْبَرْقِ بَیْنَ الْغَمَامِ

(فاعلاتن - فاعلن - فاعلات)

فَعَلَیْکَ رَدٌّ عَلَیْهَا السَّلَامُ

(فعلات - فاعلن - فاعلات)